

میں، تم اور چائے

بینس طارق



Urdu Novels Mania Team

من شما و چا پیدن (میں، تم اور چائے) بینش طارق

اففف شکر ہے کے تمہارا یہ بورنگ شو ختم ہوا جا۔ جا اب ایک اچھی سی چائے بنا لاؤ۔ اس نے معصومیت سے کہا۔ مگر اسکی بات سے عافہ کو تو جیسے شاک لگا ہو۔ کیا کہا!!! چائے؟ اس نے اسی حیرانی سے پوچھا۔ ہاں تو کیا ہو گیا؟ اس شو والے بڈھے کی آواز تو تمہیں اتنی دور سے بھی سنائی دے رہی تھی اور میں پاس بیٹھا بھی سنائی نہیں دے رہا۔ زحفت نے ڈھٹائی سے کہا۔ زحفت تم اس ایک گھنٹے کے شو میں تین مرتبہ چائے پی چکے ہو۔ اووہ! اچھا تو تم تب سے میری چائے پہ نظر رکھے بیٹھی ہو۔ توبہ استغفار!!۔۔ کیسی بہن ہو یا اپنے اکلوتے بھائی کے کھانے نہیں بلکہ چائے تک کی گنتی کرتی ہو زحفت نے نقلی آنسو پونچھتے ہوئی کہا۔ بس بس اوور ایکٹنگ کی دوکان کوئی نظر نہیں رکھی ہوئی۔ ہر کمرشل بریک میں تمہارا آرڈر آجاتا تھا چائے کا، اس لئے کہہ رہی ہوں۔ اچھا اب بس کرو بنا دیتی ہوں مگر یاد رہے یہ آخری بار ہے۔ کیوں اس کے بعد تم نے مرجانا ہے کیا؟ زحفت نے مذاق میں کہا۔ مسٹر زحفت ملک آپ شاید بھول رہے ہیں کہ آپ کو مجھ سے کام ہے سوزرا تمیز سے پیار سے، ریکویسٹ کرو پھر لے بناؤں گی۔ اوہ ہاں! میں تو بھول ہی گیا تھا کہ وقت پڑنے پر گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے تم تو

پھر بھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا عافہ اس پر ایک غصیلی نظر ڈالتے ہوئے میز پر پڑی کتاب اٹھا کر سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔ اوہ زحفت! یہ کیا کر دیا تم نے وہ تو ناراض ہو گئی۔ اب چائے کون بنا کے دے گا۔ اسنے ہمکلامی کی۔ اور اٹھ کر سیڑھیوں پہ آگیا۔

""پھولوں کا تاروں کا سب کا کہنا ہے۔۔۔"

ایک ہزاروں میں میری بہنا ہے۔۔۔""

زحفت نے سر لگائے۔ عافیہ نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر پڑھنے لگی۔

کیا یا ہر وقت یہ ناول پڑھتی رہتی ہو۔ کوئی کام وغیرہ بھی کر لیا کرو۔ کسی کو چائے ہی بنا دیا کرو۔ ویسے بھی مجھے تمھاری ہونے والی ساسوماں کے ارادے کچھ زیادہ ہی نیک لگ رہے ہیں۔ آجکل بہت فون آرہے ہیں اُن کے۔ اور آمدورفت بھی بڑھ رہی ہے۔ بہت جلد وہ ہمارے سر کی بلا تو قیر کے سر سہرے کے طور پر سجا دیں گی۔ پتا ہے تب تم سب سے زیادہ مجھے مس کرو گی۔ ویسے فکرنات اگر تم ہر دفعہ چائے پلاؤ تو میں دن کے چار پانچ چکر لگا لیا کروں گا۔ زنی کبھی تو چائے سے ہٹ کے کچھ سوچ لیا کرو۔ اوہو! پگلی میں تو تمھارے لیے ثواب کمانے کا باعث بنتا ہوں۔ دیکھو، سادہ پانی پلانے کی دس نیکیاں ہیں تو سوچو چائے کی کتنی ہوں گی۔ دس پانی کی، دس شکر کی، دس چائے پتی کی، دودھ مہنگا ہونے کی وجہ سے اُسکی بیس، توکل ملا کے پچاس نیکیاں۔ اس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہیں۔ جاؤ شاباش اب بنا لاؤ کیا پتا یہی نیکیاں تمہیں جنت میں لے جائیں۔ ویسے کام تم لوگوں کے جہنم والے ہیں چغل خور عورتیں۔ آخری جملہ اسنے منہ میں ہی کہا، کیونکہ غلطی کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ تم نا کبھی نہیں سدھر

سکتے۔ یہ کہتے وہ کچن میں چلی گئی۔ عافی یار "چینی روک کے پتی ٹھوک کے" شو کے چکر میں پہلی چائے اچھی نہیں بنائی تھی۔۔

امیرہ میری جان اٹھ جاؤ۔ بہت ٹائم ہو گیا ہے۔ ماما تنگ نہ کریں نا پلیز سونے دیں نا۔ امیرہ نماز کا ٹائم ہو رہا ہے اور تمہارے بابا اور تایا جی بھی آنے والے ہیں۔ افھفف!!۔ امیرہ نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ چلو شاباش نماز ادا کر کے چائے بنا لو۔ میں بجا بھی کی طرف جا رہی ہوں۔ عافیہ کی شادی کے لیے کچھ چیزیں سنبھال کے رکھی تھیں، سوچا دے آؤں۔ ٹھیک ہے مگر آپ اُس ضعیف میرا مطلب ہے زحمت کو نہیں بتائیں گی کہ میں چائے بنا رہی ہوں۔ ورنہ وہ ابھی آ جائے گا بھوکڑ کہیں کا۔ ہا ہا ہا ہا تم دونوں بارڈر پہ کھڑے سپاہیوں کی طرح ہمیشہ لڑنے کو تیار رہتے ہو۔ یہ کہتے وہ اٹھ کر چلی گئیں۔ وہ بھی فریش ہونے کی غرض سے واش روم چلی گئی۔ پھر نماز ادا کر کے کچن کا رخ کیا۔

دیکھنا چائے کی خوشبو سونگھتے ہی آٹپکے گا۔ جیسے بلی کو چوہے کی خوشبو آ جاتی ہے۔ ایسے ہی یہ بھی چائے کی خوشبو پہ آدھمتا ہے، ہونہہ!!۔ وہ کباب تلنے کے ساتھ ساتھ زحمت کی غیر موجودگی میں بھی اُسے جلی کٹی سنار ہی تھی۔ اتنے میں وہ سچ مچ نازل ہو گیا۔ کسی نے درست ہی کہا ہے کہ شیطان کا نام لو اور شیطان حاضر۔ اسے دیکھتے ہی اُس نے کہا۔ ارے واہ ڈنیر کزن میرے لیے اتنا اہتمام، چائے کے ساتھ کباب بھی۔ اتنے تکلف کی کیا ضرورت تھی یار۔ اوہ ہیلو! مسٹر ضعیف زیادہ پھیلو مت۔ ہاتھ بھی نالگا نا انھیں۔ تمہارے لئے نہیں ہیں یہ۔ امیرہ نے آگ بجولا ہو کر کہا۔ اوئے یہ کیا تم مجھے ضعیف ضعیف کہتی رہتی ہو۔ اتنا پیار انا م ہے میرا۔ زحمت عثمان ملک۔ اور ویسے بھی اتنا اینگ ہینڈ سم لڑکا، تمہیں ضعیف لگتا ہے۔ بس آخری سال ہے ڈاکٹر بن کر سب سے پہلے تمہارا ہی چیک اپ کروں گا،

اور میں تمہاری شادی سچ میں ایک ضعیف سے کراؤں گا، نا اُس کے منہ میں دانت ہوں گے نا آنکھوں سے نظر آتا ہوگا۔ پھر تمہیں اصل میں ضعیف کا مطلب سمجھ آئے گا۔ میں تمہیں اتنے پیار سے ڈسٹر کرزن کہتا ہوں اور تم۔۔۔ وہ تو جیسے رو دینے کو تھا۔ ہا ہا ہا!! جو جس لائق ہو اُسے وہی کہا جاتا ہے ضعیف ملک۔ امیرہ نے فرضی کالر بھارے۔ اتنے میں گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی۔ آ گئے چچا جان اب دیکھنا میں تمہاری شکایت کرتا۔ اوہ اچھا مجھے لگتا ہے تم پچھلی دفعہ کا واقعہ بھول گئے ہو تو یاد کرو اتنی چلوں کہ پچھلی دفعہ صرف گلدان مارا تھا۔ اس دفعہ پورا گلاماروں کی وہ بھی لیکس کا۔ اُس کے بعد تمہیں تمہاری اصل جگہ (پاگل خانے) داخل کروا کے گھر کو امن کا گوارہ بناؤں گی، دیکھنا تم۔ کالی جنگلی بلی کہیں کی۔ یہ کہتا وہ وہاں سے چلا گیا۔ جانتا تھا وہ جو کہے کر کے بھی دکھاتی ہے۔ اتنے میں ماں اور چچی کو نیچے آتے دیکھا۔ تو اُن کے ساتھ ہی باہر لان میں چلا گیا۔ صدیقی والا کا دستور تھا کہ شام کی چائے سب ایک ساتھ پیتے تھے۔ اور آجکل عافہ کی شادی کا موضوع زیر بحث تھا۔ صدیقی والا تین کنال پر مشتمل دو منزلہ بہت ہی خوبصورت اور جدید طرز سے بنا ہوا تھا۔ جو صدیقی صاحب نے اپنی حیات میں بنایا تھا۔ اُن کے دو بیٹے عثمان اور علی تھے۔ بڑے بیٹے عثمان کے دو بچے عافہ اور زحف تھے۔ عافہ ایم۔ اے انگلش مکمل کر چکی تھی اور آجکل گھرداری سنبھال رہی تھی جبکہ زحف ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے آخری سال میں تھا۔ علی صاحب کی ایک ہی بیٹی تھی جو ایم۔ بی۔ اے کے امتحان دے کر فارغ تھی۔ سب مل جل کر خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے

ارے واہ ہماری بیٹی نے کباب تو بہت اچھے بنائے ہیں عثمان صاحب نے کہا۔ شکر کریں بابا اس کے کوکنگ کورس کا کچھ تو فائدہ ہوا۔ زحرف نے مزے سے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔ غلط بات ہے زحرف آپ ہماری گڑیا کو تنگ کیوں کر رہے ہیں۔ تایا جان یہ ایسے ہی کرتا ہے سارا دن۔ امیرہ نے معصومیت سے کہا۔ ہاں ہاں محترمہ خود تو جیسے پھول پنچا اور کرتی ہیں۔ بس بس اب تم لوگ دوبارہ شروع مت ہو جانا اور امیرہ تم سے بڑا ہے وہ کچھ تو لحاظ کر لیا کرو۔ ماما آپ ہمیشہ اس کی سائیڈ لیتی ہیں، That's not fair امیرہ برا سامنہ بنا کر چائے پینے لگی جبکہ زحرف اب تک دو کپ چائے پی چکا تھا۔ ارے عافہ بیٹی نہیں آتی؟ علی صاحب نے پوچھا۔ نہیں بھائی صاحب وہ نماز ادا کر کے قرآن پاک کی تلاوت کرنے بیٹھ گئی ہے۔ ویسے بھی جب سے عافہ کی شادی کا موضوع زیر بحث تھا وہ نیچے کم ہی آتی تھی۔ بھائی صاحب کیا کہہ رہے تھے عافہ بیٹی کے سسرال والے آج آفس فون آیا تھا نا ان کا۔ علی صاحب نے بات شروع کی۔ اوہ میں تو بھول ہی گیا تھا، وہ لوگ اس مہینے کے آخر کے تاریخ مانگ رہے ہیں شادی کے لئے۔ اس کے بعد توقیر نے بزنس کے سلسلے میں لندن جانا ہے ان کا خیال ہے کہ عافہ بھی ساتھ ہی چلی جائے۔ عثمان صاحب نے تفصیل سے بتایا یہ تو بہت اچھی بات ہے بھائی صاحب ویسے بھی ہماری طرف سے تقریباً تیاری مکمل ہے بس چھوٹی موٹی چیزیں ہی رہتی ہیں وہ بھی ہو جائے گا آخر ایک نایک دن بیٹیوں نے جانا تو ہے ہی۔ عابدہ بیگم (امیرہ کی ماں) نے کہا۔ کیا خیال ہے بھابھی آپ کا؟ شمائندہ بیگم نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔ چلیں ٹھیک ہے پھر ایک دو دن میں انہیں بلا کر شادی کی تاریخ رکھ لیتے ہیں۔ یہ سننا تھا کہ امیرہ اور زحرف نے اوپر کی دوڑ لگائی۔

مہندی ہے رچنے والی...

ہاتھوں میں گہری لالی...

وہ دونوں بلند آواز میں گارہے تھے۔ ویسے حیرت انگیز بات تھی پہلی دفعہ وہ دونوں کسی ایک گانے پر متفق ہوئے تھے۔ ورنہ جب کبھی ایک پاپ میوزک کا کتا تو دوسرے نے سلوسونگ سننے ہوتے تھے۔ عافہ تلاوت سے فارغ ہو کر کچن میں شام کے کھانے کی تیاری کرنے لگی جب انہوں نے یک زبان ہو کر اس کا نام لیا وہ تو حیران ہو گئی۔ تم دونوں کو کیا ہوا اتنا شور کیوں مچا رہے ہو اس کے پیاز کا ٹٹے ہاتھ رکے۔ ارے ہمیں کچھ نہیں ہوا البتہ تم بہت جلد رخصت ہونے والی ہو۔ امیرہ نے شوخ انداز میں کہا۔ کیا مطلب؟ اوفوہ! میری پیاری بہن اب اتنی بھی بھولی نہ بنو لڑائی کرتے وقت تو وہ بھی سمجھ جاتی ہو جو اگلے بندے نے ابھی صرف سوچا ہی ہو زحمت نے کوئی پرانا بدلہ لیا۔ انفنف ضعیف بابا تم تو چپ کرو امیرہ نے بد مزہ ہو کر کہا۔ اچھا سنو! توقیر بھائی کے گھر والے ڈیٹ فکس کرنے آرہے ہیں یعنی کہ تمہارے ہونے والے سسرالی کہہ رہے ہیں اس مہینے کے آخر کی تاریخ رکھنی ہے کیونکہ ہمارے ہونے والے جیجو بزنس کے سلسلے میں لندن جا رہے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ تمہیں بھی ان کے ساتھ ہی جلاوطن کر دیا جائے۔ امیرہ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ اچھا سنو عافی تم ناواہاں سے میرے لئے بہت سی چاکلیٹس اور میک اپ کا سامان بھیجتی رہنا۔ امیرہ میک اپ اور چاکلیٹس کی دیوانی ہے یہ تو سب ہی جانتے تھے۔ یہ تمہارا بھائی تو ایک

چاکلیٹ لانے کا ڈبل ٹیکس لیتا ہے۔ چاکلیٹ الگ سے اور چائے الگ سے بناؤ محترم کے لیے امیرا نے منہ بسور کر کہا۔ اوہیلو مس امیرا ملک کوئی ڈبل ٹیکس نہیں ہے ہمیشہ سناقتی رہتی ہو چائے اس لئے

بناتی ہو کہ میں پوری 15 سیڑھیاں اتر کر تمہارے گھر مہمان آتا ہوں اور مہمانوں کو چائے پلانے کا رواج ہمارا خاندانی ہے اور چاکلیٹ تو اس لئے لیتا ہوں کہ جب تم کھاؤ گی تو مجھے صلح مارو گی اور میں تمہاری آدھی چاکلیٹ کھا جاؤں گا اور پھر تم مجھ سے لڑو گی اس لڑائی سے بچنے کے لئے میں اپنی الگ لاتا ہوں زحمت نے بہت مزے سے کہا۔

تم دونوں بس کرو اب تم دونوں کی لڑائی کے سامنے تو محلے کی ٹیپیکل لڑاکا عورتیں بھی ہار مان جائیں اب جس کی آواز آئی اس کی خیر نہیں عافہ نے چاکو دکھاتے ہوئے کہا واہ ابھی سے جیجو کو دھمکیاں دینے کی پریکٹس شروع کر دی امیرانے اسے چھوڑتے ہوئے کہا وہ تنگ آ کر کچن سے باہر چلی گئی اور تم امیرانے زحمت۔۔۔۔ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہاں تو لڑائی ختم کرنے کے لیے چاکلیٹ لاتے ہو تو اپنے پیسوں سے لایا کرو۔ ڈیر کرن تمہارے پیسے میرے پیسے ایک ہی بات ہے ہمارا کچھ بانٹا ہوا ہے کیا۔ اچھا تو پھر آپ کب اپنی جیب سے ہمارے پیسے نکال کر چاکلیٹ کھلا رہے ہیں ضعیف بابا جی امیرہ نے لفظ ہمارے پر زور دیتے ہوئے کہا اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتا اس کے فون کی گھنٹی بج گئی آج امیرا بھی ہر حساب برابر کرنے پر تلی ہوئی تھی فون کان سے دکھائے باہر نکل گیا امیرانے بھی نیوٹیلہ کا جاڑا اٹھایا اور لاؤنج میں آگئی۔

اگلی صبح گھر کی صفائی اچھے سے ہو رہی تھی۔ ارے نہیں خان اس گلدان کو سینٹر ٹیبل پر رکھو۔ عالیہ باجی آپ کچن دیکھ لیں ڈسٹنگ میں کر دیتی ہوں۔ امیرا جسے چاکلیٹ اور میک اپ کے بعد سب سے زیادہ پیاری اپنی نیند تھی آج وہ بنا کسی کے کہے تلاوت قرآن کے بعد ناشتہ بنانے لگی۔ ناشتہ کر کے اس

نے سرونٹ کو اٹر سے خان اور عالیہ کو بلالیا اور اچھے سے صفائی کروانے لگی۔ عالیہ باجی ذرا میرے چٹکی کا ٹٹا مجھے یقین نہیں ہو رہا کہ آج یہ بنا چچی کی ڈانٹ سنے کام کر رہی ہے زحمت نے اسے کام کرتے دیکھ حیرت سے کہا۔ دیکھو ضعیف بابا میں فی الحال تم سے بحث کے موڈ میں نہیں ہوں بہتر ہے کہ تم یہ لڑائی postpone کر دو میں ذرا فارغ ہو لوں پھر سکون سے لڑیں گے۔ اب تم جاؤ زحمت بیٹا تم کچھ دیر تک امیر اور عافہ کو شاپنگ پہ لے جانا پھر شام تک مہمان آنے لگ جائیں گے۔ جی چچی میں بس آدھے گھنٹے تک آتا ہوں ابھی ایک ضروری کام سے جانا ہے اور تم دونوں تیار رہنا اور لسٹ بنالینا میں نے بار بار چکر نہیں لگانے یہ کہتے ہوئے وہ باہر نکل گیا۔

عافیہ دیکھو کتنا پیارا نیکیس ہے میں یہ لے لوں تمہارے شادی میں پہنوں گی۔ ہاں لے لو بہت خوبصورت ہے تم پر بہت اچھا لگے گا۔ امیر ابست خوش ہوئی مگر اس کا پراس ٹیگ دیکھ کر خاموش ہو گئی۔ ارے کیا ہوا تم لے کیوں نہیں رہی۔ نہیں یار یہ بہت ہیوی ہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ باہر چلی گئی۔ وہ نیکیس سچ میں بہت خوبصورت تھا چھوٹے چھوٹے ڈامنڈز کے درمیان میں فروزہ پتھر جڑا ہوا تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ بنا ہی امیرا کے لئے ہو۔ اور نیکیس کے ساتھ ہلکی سی بریلیٹ اور چھوٹے چھوٹے ٹاپس جن کے درمیان میں بھی بڑا سا فروزہ پتھر تھا۔ وہ لوگ شام تک گھر پہنچے گھر میں کچھ قریبی مہمان آچکے تھے اور قریب دو گھنٹے بعد توقیر کی فیملی بھی آگئی۔ شادی اگلے مہینے کی 3 تاریخ کو رکھی گئی۔ سب کے ذمے کوئی نہ کوئی کام لگ چکا تھا سب ہی مصروف ہو گئے۔ کبھی کوئی شاپنگ پہ جا رہا ہے تو کوئی ہال کی بکنگ کروا رہا ہے۔ کم وقت کی وجہ سے کوئی ہال نہیں مل رہا تھا۔ شادی کے کارڈز چھپ

چلے تھے، دن کم تھے اور کام زیادہ حتیٰ کہ شائستہ بیگم دو مہینے سے تاریخ مانگ رہی تھی اس لئے بہت کچھ پہلے سے ہی پلین کیا جا چکا تھا مگر پھر بھی کوئی نہ کوئی نیا کام نکل آتا۔ اللہ اللہ کر کے تیاری مکمل ہوئی مہمان بھی آنا شروع ہو گئے مہندی سے دو دن پہلے عافہ کو مایوں بٹھا دیا گیا۔

مہندی سے دو دن پہلے عافہ کو مایوں بٹھا دیا گیا۔ پہلے جوڑے میں ہلکے سے میک اپ کے ساتھ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ چھوٹی چھوٹی کالی آنکھوں پر لمبی گھنی پلکیں اور سیاہ لمبے بال اس کے حسن کو چار چاند لگا رہے تھے۔ امیرانے جامنی لمبی فراک کے ساتھ چوڑی دارپا جامہ پہنا تھا۔ عافہ کے برعکس امیرا کی بڑی بڑی سنہری آنکھیں اور سنہری بالوں کو شولڈر کٹ دیا ہوا تھا۔ دونوں ہی بہت خوبصورت تھیں اگر کوئی انہیں دیکھ کر اندازہ لگانا چاہتا کہ کون زیادہ خوبصورت ہے تو وہ ناکام ہو جاتا۔ بہت ہی ہلے گلے کے ساتھ مایوں کی رسم ادا کی گئی۔ شمائے بیگم اور عثمان صاحب کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اپنی اکلوتی بیٹی کو اتنے نازوں سے پالاتا تھا اور اب وہ پرانی ہونے جا رہی تھی۔ مایوں کے بعد سب سونے کی غرض سے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے امیرا آج کل عافہ کے کمرے میں شفٹ ہو چکی تھی۔

اچھا عافہ ایک بات بتاؤ تم کیسا لڑکا چاہتی تھی؟ میرا مطلب ہے کہ تمہارا آئیڈیل کیسا ہونا چاہیے؟ امیرہ نے دلچسپی سے پوچھا۔ اب کیا فائدہ جو قسمت میں تھاملنے جا رہا ہے اب سو جاو چپ کر کے۔ عافہ نے بغیر کسی دلچسپی سے کہا۔ اوہو بورنگ لڑکی بتاؤ ناپتہ تو چلے کہ ہمارے امیجینٹو ججو اور ریل ججو کتنا ملتے ہیں۔ امیرہ نے دوبارہ پوچھا۔ سچ بتاؤ میرو تو میں نے کبھی سوچا ہی نہیں ایسا۔ جو ماں بابا کو ٹھیک

لگے وہی میرے لئے ٹھیک ہے کیونکہ جتنا اچھا فیصلہ وہ میرے لئے کریں گے نہ اتنا اچھا فیصلہ تو شاید میں خود بھی نہ کر سکوں۔ عافہ نے شائستگی سے جواب دیا۔ معذرت بی اماں جو میں نے تم سے کچھ پوچھنے کی غلطی کی امیرانے چڑک کر کہا اور سونے لیٹ گئی۔ اس نے بھی امیرا کو مسکرا کر دیکھا اور سونے لیٹ گئی۔ اگلے دن مہندی تھی گھر کو بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ گیندے کے پھولوں سے سجایا گیا تھا مہندی کا فمشن باہر ہال میں تھا جہاں ایک طرف بہت ہی خوبصورت ساسٹج بنایا گیا تھا۔ ڈیکوریشن کی ذمہ داری زحرف پر تھی۔ کم وقت کی وجہ سے مہندی کے لئے ہال بک نہ ہو سکا اس نے بہت محنت سے گھر میں ہی مہندی کا شاندار ارتجمنٹ کروایا تھا۔ جو بھی ایک نظر دیکھتا تعریف کیے بنا نہ رہتا۔ شائستہ بیگم کے کہنے پر مہندی کا فمشن اکٹھا ہو رہا تھا عافہ بہت گھبرائی ہوئی تھی اس نے توقیر کو پہلی دفعہ دیکھنا تھا۔ منگنی کے بعد توقیر نے ایک دودفعہ رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ساری زندگی ساتھ گزارنی ہے تو اب باتیں کرنے کا فائدہ۔ وہ ایک مشرقی لڑکی تھی ماڈرن ہونے کے ساتھ ساتھ وہ تہذیب یافتہ بھی تھی۔ توقیر بھی سمجھدار تھا سو اس نے بھی کوئی ضد نہ کی.... عافہ اور بیج مصوری کی کرتی اور سبز، لال اور اورنج رنگ کے جاما اور غرارے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ پھولوں کی جیولری پہنے وہ کسی سلطنت کی ملکہ لگ رہی تھی بالوں کی ہلکی سی چوٹی بنائے اور کچھ لیٹیں چہرے پر آزاد چھوڑے وہ بہت دلکش لگ رہی تھی۔ اس کے سسرالی مہندی لے آئے تھے۔ توقیر نے سفید کرتا پاجامہ زیب تن کیا تھا اور ساتھ میرون واسکٹ اور گلے میں اور بیج دوپٹہ تھا۔ توقیر بھی کسی شہزادے سے کم نہ تھا، سفید رنگ کالی خوبصورت آنکھیں، کالے سلکی بالوں کو فلو اسٹائل دیے وہ وہاں موجود ہر انسان سے تعریفیں وصول کر رہا تھا۔

عافی کیا ہوا اتنا پسینہ کیوں آ رہا ہے؟ ریلیکس کرو یا راتنا کنفیوز کیوں ہو رہی ہو؟ پتہ نہیں میری بہت عجیب سی فیلنگز آ رہی ہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔ افسف کچھ نہیں ہوتا توقیر بھائی تمہیں کھا تو نہیں جانیں گے نہ ایک کزن نے کہا۔ ارے لڑکی ہوش کے ناخن لو فی الحال تم ایک دلہن نہیں بلکہ میٹرک کی سٹوڈنٹ لگ رہی ہو جسے پیپر میں کچھ نہ آتا ہو اور فیل ہونے کا ڈر ہو بی میچور یار۔ امیرا نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔ او اچھا بہت باتیں آ رہی ہیں تم لوگوں کو جب تمہاری باری آئے گی تب دیکھیں گے۔ عافہ بھی کچھ دیر کے لیے ریلیکس ہو گئی۔ دیکھ لینا مجھے کسی کو تسلی نہیں دینا پڑے گی میں خود ہی بھاگ بھاگ کر تیار ہو جاؤں گی۔ امیرا نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ ویسے ایک بات ہے آپ آپ لگ بہت پیاری رہی ہیں، آج توقیر بھائی کی خیر نہیں اور سب مل کر ہنس دی۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی عافہ بیگم کی آواز آ گئی۔ ارے لڑکیوں لے آؤ عافہ کو رسم کو دیر ہو رہی ہے۔ جی ماما لا رہے ہیں امیرا اور باقی کزنز نے مل کر عافہ کے سر پر لال دوپٹہ کیا اور اسے تقریباً کھینچتے ہوئے لے گئیں۔

www.urdu novels mania.com

آئی مہندی کی یہ رات۔۔۔
ہے لائی سپنوں کی بارات۔۔۔

عافہ کو اسٹیج پہ لے جا کر توقیر کے ساتھ بٹھا دیا گیا اور توقیر تو عافہ کو دیکھ کر جیسے پلک جھپکنا ہی بھول گیا ہو۔

ارے واہ ڈیر کزن آج تو بہت اچھی لگ رہی ہو۔ زحمت نے کہا۔ خیر برے تو تم بھی نہیں لگ رہے ہو امیرا نے دودھو کہا۔ توبہ ہے تم پر کبھی تو ڈھنگ سے تعریف کر دیا کرو۔ ہا ہا ہا!! اچھا چلو تمہاری شادی پر

دل کھول کر تعریف کر دوں گی امیرا نے شرارت سے کہا۔ فکر نہ کرو اگلی باری تمہاری ہوگی۔ اس نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔ اور چل دیا۔ امیرا نے پہلی دفعہ اس کے گلون کے خوشبو محسوس کی تھی ایک گھر میں رہنے کے باوجود وہ کبھی اتنا قریب نہیں آئے تھے آئے تو بس لڑائی جھگڑے کے سوا کچھ نہ ہوتا پہلی دفعہ امیرا نے زحفت کے لہجے میں کچھ الگ محسوس کیا مگر پھر خود کا وہم سمجھ کر سر جھٹک دیا اور اسٹیج کی جانب چلی گئی....

Kindly

باقی کافمنشن بہت اچھا گزرا۔ عافہ یار ایک کپ چائے ہی بنا دو۔ سارے دن کی تھکن سے چور ہوتے زحفت نے کہا۔ مجھے ماما نے بلایا ہے تم پلیز امیرا کو کہہ دو وہ بنا دے گی۔ کچھ خدا کا خوف کرو لڑکی کس ظالم کا نام لے دیا۔ اگر تم میری چائے کی رقیب ہو تو وہ لڑکی دشمن ہے دشمن۔ ہر وقت تم دونوں میری چائے کے پیچھے ایسے پڑے رہتے ہو جیسے ساس اپنی پیاری خوبصورت بہو کے، اور طعنے ایسے دیتی ہوں جیسے میں نے اس سے کورٹ میرج کر لی ہو۔ ارے کیا غلطی کیا ہے میری اور میں کونسا جان بوجھ کر کرتا ہوں وہ تو بس دل ہے کہ مانتا نہیں۔ زحفت نے ادا سے کہا۔ بس بس اب زیادہ ہیرو نہ بنو بنا دیتی ہوں تو بہ ایک چائے کے لیے کتنے ڈرامے کرتے ہو امیرا پیچھے کھڑی سب سن رہی تھی۔ میری پیاری بہن وہ تو میری جان ہی لے لے گی اگر اسے چائے کا کہا تو۔ آخر امیرا اسے نہ رہا گیا اور وہ بول پڑی۔ اب ایسی بات بھی نہیں ہے، ہر شام تم میری بنی ہوئی چائے ہی پیتے ہو ضعیف بابا۔ میرا خیال ہے تمہاری یادداشت کمزور ہو گئی ہے کام کا کچھ زیادہ ہی بوجھ پڑ گیا ہے تم پر۔ اچھا چلو یہ

مہربانی اب بھی کر دو۔ ہمسلم۔۔ کہتے ہوئے وہ کچن میں چلی گئی کیوں کہ زحمت بھلا کچھ نہ کتنا مگر اس کا لہجہ اس کے درد اور تھکاوٹ کا پتہ دے رہا تھا۔ رہتی کسر اس کی لال ہوتی آنکھیں پوری کر رہی تھیں جو کے رت جگوں کی واضح نشانی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ مزید بحث نہ کر سکی مگر اتنی سی نوک جھوک کو وہ اپنا حق سمجھتی تھی۔ زحمت وہاں پڑے صوفے پر ہیں نیم دراز ہو گیا۔۔۔

میری بہن پلیز اب زیادہ رونا دھونا مت بہت محنت سے تمہارا میک اپ سیٹ کیا ہے جب سے پالر سے آئی ہوں چار دفعہ میک اپ تباہ کر چکی ہو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں اب دوبارہ نہیں پلیز امیرا تو جیسے رو دینے کو تھی۔ اور اسے ایسے دیکھ کر عافہ کی ہنسی چھوٹ گئی عافہ کو ہنستے دیکھ کر امیرا نے بھی سکھ کا سانس لیا۔ ویسے تم ہنستے ہوئے بہت اچھی لگتی ہو، اللہ تمہیں ہمیشہ ایسے ہی ہنستا مسکراتا رکھے آمین۔ اتنا سننا تھا کہ عافہ امیرا کے گلے لگ گئی مگر امیرا نے جلدی سے اسے پیچھے کیا بس بس تم تو سیٹی ہونے کے ساتھ ساتھ مینٹل بھی ہو اور میری سیٹی مینٹل اماں اب دوبارہ نہیں رونا۔ امیرا نے ایک ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا اور دوسرے سے اس کے آنسو صاف کیے ویسے تم لگ بہت خوبصورت رہی ہوں کل تو بس تو قیر بجائی آنکھیں جھپکانا بھولے تھے آج تو لگتا ہے اپنا آپ ہی بھول جائیں گے امیرا نے شرارت سے کہا اور اس کی بات سے عافہ تو جیسے سکتے میں آگئی ہو وہ جو سمجھتی تھی کہ کسی نے نوٹس نہیں کیا سر اسر غلط تھی کیونکہ کوئی دیکھے نہ دیکھے امیرا تو دیکھے گی۔ مگر اب وہ جلد ہی سنبھل گئی اوہ مطلب تم نے نوٹ کر لیا تھا؟ ہاں بالکل۔ اچھا اب بتاؤ کے کیا باتیں ہو رہی تھی امیرا نے خفیہ انداز سے پوچھ کر سننے کے لئے کان لگائے جیسے کوئی انٹیلیجنس کا بندہ بہت بڑا راز فاش کرنے لگا ہو۔ تمہیں کیوں بتاؤں کوئی پرسنل بات بھی ہو سکتی ہے عافہ جانتی تھی کہ جب تک

امیر اکو بات نہ پتہ چلی اسے سکون نہیں ملتا سو اس نے اسے تنگ کرنے کی غرض سے کہا۔ دیکھ عافی یہ غلط بات ہے ہم نے کبھی کچھ نہیں چھپایا اب تم دوستی کے رولز توڑ رہی ہو اور دوستی میں بے وفائیاں نہیں چلتیں میری جان۔ محبت اور دوستی میں تو تب بھی بے وفائی ہو جاتی ہے جب کوئی تیسرا آ جائے اور ہم میں اس تیسرے کو آئے ہوئے بہت ٹائم ہو گیا ہے اور یہ بے وفائی بھی آپ لوگوں نے ہی کروائی ہے جب رشتہ پکا ہوا تھا سب سے زیادہ خوش بھی تم ہی تھی میں نے تو کہا تھا کہ..... اس سے پہلے کے عافہ مزید بولتی امیر انے چپ کروادیا۔ اچھا بس بس اب تم بات کو بدلونہ سیدھے سے بتاؤ شاباش۔ دیکھو اگر تم نے نہ بتایا تو میں توقیر بھائی سے پوچھ لوں گی۔ ارے کیا پوچھنا ہے توقیر صاحب سے زحمت نے اندر آتے ہوئے کہا۔ ہاں امیر! بتاؤ کہ کیا پوچھنا ہے وہ جانتی تھی کہ زحمت کے سامنے امیر کچھ نہیں بولے گی۔ وہ تو وہ جب پوچھوں گی تو آپ لوگوں کو پتہ چل جائے گا امیر انے برا سامنے بناتے ہوئے کہا۔ مگر امیر کے تاثرات بتا رہے تھے جیسے اس نے ٹھان لی ہوگی پتہ کر کے ہی چھوڑے گی۔ اچھا اب یہ منصوبے بعد میں بنانا ابھی چچی بلا رہی ہیں زحمت میں اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے کے بعد کہا۔ ویسے بھی مولوی صاحب آنے والے ہیں نکاح کی رسم ادا کرنے کے لئے یہ کہتے ہوئے وہ تو چل دیا کیونکہ اس کی آنکھوں میں آنسو اُڈ آئے تھے۔ آتے کیوں نہ آخروہ اپنی اکلوتی بہن کو خود سے جدا کرنے جا رہا تھا۔

ماں باپ بھی کتنے مجبور ہوتے ہیں نا انہیں اپنی جان سے پیاری بیٹیوں کو پرایا بھی دھوم دھام سے کرنا پڑتا ہے۔ ویسے لڑکیوں کی زندگی بھی عجیب ہوتی ہے اپنی آدمی زندگی اس گھر میں گزارتی ہیں جہاں

انہیں بچپن میں ہی علم ہو جاتا ہے کہ ایک دن یہاں سے رخصت کر دی جائیں گی۔ پھر گھر تو دو ہو جاتے ہیں مگر اپنا کوئی نہیں رہتا ایک مائیکا اور دوسرا سسرال بن جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اپنی نندوں کو بہن سمجھو ساس کو ماں مگر کوئی یہ کیوں نہیں سمجھتا کہ بہن اور ماں کے ساتھ بیس بائیس سال گزارے ہوتے ہیں ایک دم سے کیسے بیس بائیس سال کی محبت کسی اور کو دے دیں۔ ہر کام کے لیے وقت درکار ہے اور جب تک انسان سنبھلنے لگتا ہے کہ بدگمانیاں جنم لے چکی ہوتی ہیں کہ یہ ہمیں اپنا نہیں سمجھتی ہمیں سسرالی سمجھتی ہے تو ہم بھی اسے ہو کا درجہ ہی دیں گے وہ یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ ہو ایک نیا رشتہ ہوتا ہے۔ نئے رشتے کے لئے دل میں جگہ بنانا آسان ہوتا ہے مگر پرانے رشتوں میں انسان، انسانوں کے نام، آسان نہیں ہوتا ہم دو انسانوں کو ایک جیسا رتبہ نہیں دے سکتے ہر انسان کے لئے ہمارا نظریہ اور ہمارا پیارا لگ ہوتا ہے۔

دلن بن کر عافہ پر بہت روپ آیا تھا توقیر سچ میں سب کچھ بھول چکا تھا وہ یہ تک بھول گیا تھا کہ آس پاس لوگ دیکھ رہے ہیں جب عافہ کو سٹیج پر لے جایا گیا تو امیرانے شرارت سے کہا توقیر بھائی ابھی حوصلہ رکھیں بعد میں ساری زندگی اسے ہی دیکھتے رہنا۔ تب توقیر نے حواس بحال کئے اور ارد گرد دیکھا سب اسے ہی دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ اس اسٹیج کے نیچے کھڑی تھی۔ توقیر نے ہاتھ بڑھایا اور اسے سٹیج پر لے گیا سب کرنز نے مل کر ہوٹنگ کی اور پھر رسم شروع کی گئی۔۔۔۔۔

دیکھیں توقیر بھائی دودھ پلائی کی رسم تو ہم بعد میں کریں گے پہلے آپ کو میرے ایک سوال کا جواب دینا ہوگا امیرانے رازداری سے کہا توقیر تھوڑا پریشان ہوا مگر پھر جواب دینے کی حامی بھر لی اچھا تو

بتائیں کہ آپ کی اور عافی کی آمنے سامنے سب سے پہلی بات کیا ہوئی تھی؟ توقیر نے ایک نظر اس کو دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی تھی کیونکہ جب امیرا نے جواب دینے کو کہا وہ تب ہی سوال سمجھ گئی تھی۔ اور پھر بھی دل ہی دل میں امیرا کو برا بھلا کہنے لگی۔ آپ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں مجھے بتائیں یہ سب لوگ سوچ رہے ہوں گے کہ پتا نہیں ہماری کون سے برات میز کا نفرنس چل رہی ہے۔ توقیر نے ایک منٹ کے لیے سوچا اور پھر مسکرا کر کہا کہ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا میں اب بھی ان سے بات کر سکتا ہوں کہ نہیں یہ سن کر امیرا بے ساختہ ہنس دی۔ ارے میر و جلدی کرو باقی کی باتیں بعد میں کر لینا عابدہ بیگم نے کہا۔ امیرا نے خاموشی سے گلاس توقیر کی طرف بڑھا دیا۔ ارے میر و تم نے ایسے کیسے کوئی ڈیل کیے بنا ہی گلاس تمہارا ایک کزن نے احتجاج کیا۔ میری ڈیل ہو چکی ہے امیرا نے مسکرا کر کہا۔ اچھا بتاؤ ہمیں بھی کہ کیا ڈیل ہوئی؟ میں نے ان سے ایک وعدہ لینا ہے، میری عافی کو ہمیشہ خوش رکھنے کا وعدہ۔ مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔ اس کی اس بات نے بہت سی آنکھیں نم کر دیں۔ یہ کہہ کر اس نے توقیر کی طرف دیکھا۔ اس نے ہال میں سر ہلادیا اور سب نے تالیاں بجانیں۔ مگر پھر شائستہ بیگم نے امیرا کو ایک چھوٹی سی خوبصورت انگوٹھی پہنائی جس کے بیج ایک خوبصورت ہیرا جڑا ہوا تھا۔ اور باقی کزنز کو دس دس ہزار دیئے۔

بہت سے آنسوؤں اور دعاؤں میں عافہ کو رخصت کیا گیا سب لوگ ہال سے گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔ امیرا نے پہلی دفعہ زحمت کے کسے بغیر اسے چائے بنا کے دی تھی۔ رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں اور ناک لال ہو چکی تھی، اکلوتی دوست تھی وہ بھی پرانی ہو گئی۔ گھر آ کر وہ خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی۔ ڈیر کزن آج اتنی نوازش۔۔۔ افسردہ تو زحمت بھی تھا مگر امیرا کا موڈ خوشگوار

بنانے کے لئے اس نے بات شروع کی۔ کیوں عزت راس نہیں آئی تمہیں ضعیف بابا؟ ہر دفعہ دو چار باتیں سن کر ہی چائے پینا لازم ہے کیا؟ اگر آج بنا کہے بنا دی ہے تو پی لوچ کر کے۔ اچھا اب تم نے اتنی عزت بخشی ہے تو میرا فرض بنتا ہے کہ بدلے میں تمہیں کچھ دوں۔ زحمت نے کوٹ کی جیب سے چاکلیٹس نکال کر امیر کی طرف بڑھائیں جسے اس نے تقریباً کھینچا تھا کہ کہیں وہ واپس کوٹ میں نہ رکھ لے۔ چاکلیٹس لے کر وہ خوش ہو گئی اور زحمت بھی چائے پینے لگا۔

وہ پستہ رنگ کے شارٹ فراک اور شرارے میں بہت حسین لگ رہی تھی جس پر ہلکے گلابی اور سلور نگینے کا بہت خوبصورت کام کیا ہوا تھا ساتھ میں ہم رنگ جو لری پہنی ہوئی تھی توقیر نے کالا ڈز سوٹ جس کے ساتھ سفید شرٹ اور پستہ ٹائی لگائی ہوئی تھی ایسے لگ رہا تھا کہ کوئی حسین جوڑا عرش سے اترا ہو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے۔ وہ دروازے سے داخل ہوئے تو اچانک لائٹ بند ہو گئی اور ہر طرف سے پھول نچھاور ہونے لگے اور اسٹیج کے پاس انار جلنے لگے اور خوبصورت جوڑے پر پڑتی فوکس لائٹ اس منظر کو مزید خوبصورتی بخش رہی تھی یہ امیر اور زحمت کا سر پرانز پلین تھا۔ جوان دونوں کے ساتھ ساتھ سب لوگوں کو بہت پسند آیا۔

امیر اپاؤں تک آتا لمبا فراک پہنے پری لگ رہی تھی۔ جس پر ہلکا سا نگینے کا کام کیا ہوا تھا اور زحمت نے کالا ڈز سوٹ پہنا تھا اپنے تئیں سب بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔

ارے واہ دلہن صاحبہ آج تو بالکل کنفیوز نہیں لگ رہی آپ ایک دن میں اتنا بدل گئی صحیح کہتے ہیں تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آگئی ہے امیر نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ اسٹوڈنٹ کچھ بھی بول دیتی ہو بالکل

نہیں سوچتی۔ یہ کہتے ہوئے عافہ نے اسے ایک چپت لگائی۔ اوی اماں! ہاتھ بھی چلنا شروع ہو گئے اللہ خیر کرے توقیر بھائی کی۔ اچھا چھوڑو بتاؤ کیا گفٹ ملا؟ امیرا نے تجس سے پوچھا۔ کیوں بتاؤں؟ عافہ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اچھا تو مس عافا توقیر ملک آپ شاید بھول رہی ہیں کہ میں بھی امیرا ملک ہوں۔ کوئی بات جاننا میرے لیے مشکل نہیں۔ امیرا نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ کل والی بات کی یاد دہانی کروا رہی ہوں انففف بلیک میلر کہیں کی یہ دیکھو عافہ نے شرار اذرا سا پاؤں سے اوپر کیا۔ اومائی گاڈ پائل وہ بھی ڈائمنڈ کی۔ سوپر۔ جسٹ سوپر ب۔ حیرانگی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات اس کے چہرے پر نمایاں تھے۔ تمہیں پائل بہت پسند تھی نا مگر پچھلی بار جب تمہاری ایک پائل کھو گئی تھی تو تم نے کہا تھا کہ اب تم پائل نہیں پہنو گی۔ تب ہماری بہت بحث ہوئی تھی کیوں کہ تمہارے پاؤں میں پائل بہت نیچتی ہے مگر وہ تمہاری سب سے زیادہ پسندیدہ پائل تھی جو فکشن میں کھو گئی تھی اور پھر تم نے پائل پہننا چھوڑ دی۔ سچ میں مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے تمہارے پاؤں میں دوبارہ سے پائل دیکھ کر۔ ویسے تم نے توقیر بھائی کو اپنی پسند کب بتائی؟ بہت ہی چھپی رستم نکلی تم تو۔" ارے نہیں امیراجی انہوں نے نہیں بتایا کہ "توقیر جو کافی ٹائم سے کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا آخر بول پڑا۔ عافہ نے امیرا کو دو تین دفعہ اشارہ بھی کیا مگر وہ امیرا ہی کیا جو کسی کی بات سن لے۔ ارے امیراجی انہوں نے نہیں بتایا وہ اصل میں مجھے خود کو پائل بہت پسند۔ بہن تو کوئی تھی نہیں اس لئے سوچا تھا کہ اگر وائف کو کوئی مسئلہ نہ ہو تو اسے بولوں گا کہ پائل پہنا کرے وہ تو مجھے اب پتہ چلا کہ انہیں بھی پائل بہت پسند ہے۔ ارے واہ رب نے بھی کیا جوڑی بنائی ہے دونوں کی چوائس بالکل سیم ہے ارے واہ۔ چھا گئے آپ تو۔ ویسے بہت خوبصورت ہے پائل۔ امیرا نے دل سے تعریف کی۔

شکریہ امیراجی توقیر نے خوش دلی سے کہا۔ ارے نبجو امیراجی کیا ہوتا ہے بھلا آپ میرے سے بڑے ہیں اور ویسے بھی بھائی بہنوں کو ان کے نام سے بلاتے ہی اچھے لگتے ہیں۔ یہ زحف کو ہی دیکھ لیں دو سال چھوٹا ہے عافہ سے پھر بھی نام ہی لیتا ہے۔ آپ تو پھر بھی مجھ سے بڑے ہیں۔ اور دوسری بات اتنی عزت مجھ سے ہضم نہیں ہونی امیرا نے شرارت سے کہا۔ اچھا تو کیا کہوں آپ کو آپ ہی بتا دیں۔ آپ مجھے امیرا یا میرو کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔ یا پھر کوئی اور نام جو آپ کو پسند ہو۔ بلا جھجک بنا کسی تکلف کے کہہ سکتے ہیں۔ ابھی وہ لوگ کھڑے باتیں ہی کر رہے تھے جب زحف نے انٹری کی۔ ارے واہ سب ایک ساتھ کھڑے ہیں۔ کیا ہو رہا ہے؟ فٹبال میچ کھیل رہے ہیں آجاؤ آجاؤ تم بھی ٹانگ اڑالو۔ میرا مطلب ہے کھیل لو امیرا نے عادت سے مجبور ہو کر الٹا جواب دیا۔ کیا یا رکھی تو صحیح سے جواب دے دیا کرو۔ زحف نے چڑکر کہا اب تم دونوں شروع نہ ہو جانا عافہ جو خاموش کھڑی تھی آخر بول پڑی اور وہ چاروں ہنس دیے۔

ڈیر کرن یہاں کیا کر رہی ہو پورا ہال چھوڑ کر ایک کونے میں کیوں کھڑی ہو وہ بھی اکیلے سب ٹھیک ہے نہ اور اتنا پریشان کیوں ہو؟ زحف نے فکر مندی سے پوچھا۔ ارے نہیں زحف کچھ نہیں ہے تمہیں بس وہم ہو رہا ہے میں پریشان تو بالکل بھی نہیں ہوں وہاں بہت شور تھا تو بس کچھ سر درد ہونے لگ گیا اس لئے یہاں آگئی۔ دیکھو میرو تم مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتیں اور تم میرا نام صرف تب لیتی ہو جب تم پریشان ہوتی ہو اور ابھی تم نے مجھے زحف کہا۔ چلو شاباش اب بتاؤ پلیز کوئی جھوٹ نہیں۔ امیرا ایک دفعہ کو تو حیران ہو گئی کہ وہ اس کی چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی اتنا نوٹ کرتا ہے جبکہ یہ بات وہ خود

نہیں جانتی تھی کہ وہ اس کا اصل نام پریشانی میں لیتی ہے۔ اصل میں مجھے ہندی کے فنکشن سے ہی ایسا لگتا ہے جیسے کوئی مجھ پر نظر رکھے ہوئے ہے جہاں جہاں جاتی ہوں یا تو کوئی میرا پیچھا کرتا ہے یا کسی کی نظریں۔ مگر پتا نہیں کہ وہ کون ہے پہلے مجھے لگا کہ یہ میرا وہم ہوگا۔ رات پر بھی میں نے انکو رکیا مگر آج پھر ایسا لگ رہا ہے کہ کسی کی نظر پورا فنکشن مجھ پر ہی ہے۔۔۔ ہا ہا ہا ڈیر کزن مانا کے آج کل بہت پیاری لگ رہی ہو مگر اتنی بھی نہیں کہ کوئی پورا فنکشن بس تمہیں ہی دیکھتا رہے ہا ہا ہا۔ پلیز ضعیف بابا کبھی تو بات کو سیریس لے لیا کرو۔ اچھا تو پھر کسی آنٹی کی نظر ہوگی تم پر ہو سکتا ہے کہ اپنے بیٹے کے لیے پسند کر لیا ہو تمہیں بس ایک دو دنوں میں رشتہ آجائے گا ہا ہا ہا۔۔۔ تم نہ اپنی مصروف زندگی میں سے کچھ ٹائم نکال کر ڈوب کر مرنے کا اچھا ہوگا تمہارے لئے بھی اور میرے لئے بھی۔ انففٹ ظالم عورت کیوں میری ہونے والی بیوی کو شادی سے پہلے ہی ودھواہ کرنے پر تلی ہوئی ہو۔ زحف نے مذاق سے کہا تھا مگر امیرا غصے سے پاؤں پٹختی چلی گئی۔ مگر اس کو گہری سوچ میں ڈال گئی وہ جانتا تھا کہ امیرا اتنی عام سے بات کا نوٹس نہیں لیتی کبھی اتنا سیریس نہیں ہوتی اور اب اگر وہ پریشان ہے تو ضرور کوئی نہ کوئی بات ہے اسے ہمکلامی کی اور پھر اس کے پیچھے چل دیا باقی کا سارا فنکشن وہ سایہ بن کر امیرا کے ساتھ ہی رہا۔

دن بہت جلدی گزر رہے تھے بہت کچھ بدل چکا تھا آپا کو سسرال گئے ایک مہینہ ہو چکا تھا شمالہ بیگم اور عثمان صاحب عمرہ کے لیے جا چکے تھے اسی وجہ سے زحف آج کل امیرا لوگوں کے پورشن میں ہوتا تھا ویسے وہ پہلے بھی ان کے پورشن میں ہی پایا جاتا تھا اگر کچھ نہیں بدلاتھا، تو وہ زحف اور امیرا

کے نوک جھونک تھی مگر اتنا ضرور تھا کہ اب بہت کم وقت ملتا تھا لڑائی کا۔ عافہ کے جانے کے بعد امیر ابور ہو گئی تھی اس لیے بوریت کم کرنے کے لئے آجکل اس نے نئی نئی ڈشز بنانے کی کوشش کر رہی تھی اور زحف نے بھی ہاؤس جاب شروع کر دی تھی، ہسپتال سے آکر علی صاحب کے ساتھ بزنس کے معاملات ڈسکس کرتا۔

زحف پرسوں ماما بابا نے عمرہ سے واپس آنا ہے مجھے اور میر و کو ان کے لئے کچھ گفٹس خریدنے ہیں تو پلیز ہمیں شاپنگ پر لے جاؤ کل سے مہمانوں نے آنا شروع کر دینا ہے تو ٹائم نہیں ملے گا۔ انھن آخراً تم لوگوں کو ہر چیز عین وقت پر ہی کیوں یاد آتی ہے کل پوچھ کر گیا تھا نا کہ مارکیٹ جا رہا ہوں کچھ چاہیے تو بتا دو یا چلو ساتھ تب تم دونوں دنیا جہان کی چغلیوں میں مصروف تھیں اب یاد آ گیا ہے۔ زحف نے تپ کر کہا۔ اچھا بس کرو اب زیادہ باتیں نہ سناؤ تم نے نہیں لے کر جانا تو میں پچا جان کو بول دیتی ہوں وہ ڈرائیور بھیج دیں گے۔۔۔ نہیں کوئی ضرورت نہیں ڈرائیور کی دس منٹ ہیں تم لوگوں کے پاس جلدی سے تیار ہو کر آ جاؤ کھانا بھی نہیں کھانے دیتیں سکون سے۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے تم ہمیں شاپنگ مال چھوڑ کر خود قریبی ریسٹورنٹ چلے جانا۔ یہ کہہ کر عافہ جلدی سے امیر کے کمرے کی طرف بھاگی۔ عافہ جانتی تھی کہ وہ دونوں کو اکیلے ڈرائیور کے ساتھ نہیں جانے دے گا اس لئے ہی ڈرائیور کا ذکر کیا جب کہ ڈرائیور تین دنوں سے چھٹی پر گیا ہوا تھا۔۔۔

عافہ یہ شرٹ دیکھو کتنی پیاری ہے بہت خوبصورت لگوگی تم اس میں اس کا ڈیزائن بہت ہی یونیک ہے۔۔۔ نہیں میر و میرے پاس پہلے بھی اس کمر میں بہت سوٹ ہیں۔۔۔ چلو ہم کمر چینج کرو الیتی ہیں

مگر اس کا سٹائل مجھے بہت پسند آیا ہے۔۔۔ ٹھیک ہے پھر ہم 2 لینگے ایک جیسی اٹھے پہنے گے پرسوں کو۔۔۔ یہ صحیح ہے میں نے تو یہ سوچا ہی نہیں چلو تم بتاؤ کس کمر میں لوگی؟ میں تو بلیک کمر لوں گی امیرا نے جوش سے کہا۔۔۔ اللہ میری تم ہر ڈریس بلیک ہی کیوں لیتی ہوں ہر ڈریس میں بلیک ٹچ لازم ہوتا ہے تمہارے۔ اس دفعہ کوئی اور لو۔ نہ نہ نہ میں بلیک ہی لوں گی میری جان ہے بلیک کمر۔۔۔ او خدا۔۔۔ یہ لڑکی بالکل جھلی ہے۔

Proud to be Jhalli

امیرا نے کندھے اچکائے۔۔۔ اور وہ دونوں ہنس دیں۔۔۔

ارے بھابھی آپ یہاں سرمد نے عافہ کو دیکھ کر کہا۔ اوہ سرمد بھائی! اسلام علیکم کیسے ہیں آپ؟ وعلیکم السلام الحمد للہ ٹھیک آپ بتائیں توقیر نہیں آیا کیا؟ اللہ کا شکر ہے میں ٹھیک ہوں۔ نہیں وہ آج انکی کوئی امپورٹنٹ میٹنگ تھی ایک اس لیے نہیں آئے۔ یہ امیرا ہے میری چھوٹی بہن اور امیرا یہ سرمد بھائی توقیر کے بہت اچھے دوست۔۔۔ اسلام علیکم امیرا نے پہل کی۔ وعلیکم السلام اتنے میں عافہ کے فون کی رنگٹون بجی۔ ایک منٹ۔۔۔ کہتے ہوئے عافہ تھوڑا دور ہو گئی۔

جی تو مس امیرا کیا کرتی ہیں آپ؟ میں نے ایم بی اے کیا ہوا ہے اور آج کل فری ہوتی ہوں۔ واؤ گریٹ۔ تو آپ کوئی جاب کیوں نہیں کرتیں اتنا پڑھا لکھا ہونے کا فائدہ اگر جاب نہیں کرنی تو۔۔۔ ایچولی مجھے جاب کا کوئی شوق نہیں۔ اوہ صحیح۔ ابھی امیرا کھڑی سرمد سے بات کر رہی تھی کہ دور سے آتے توقیر اور زحف نے امیرا کو باتیں کرتے دیکھا توقیر تو سرمد کو دیکھ کر بہت خوش ہوا مگر زحف کے تو جیسے تن بدن میں آگ لگ گئی ہوا نہیں باتیں کرتے دیکھ مگر وہ خاموشی سے چلا آیا۔

ارے واہ سرمد کیسا ہے تو؟ توقیر گرجوشی سے ملا۔ میں ٹھیک بھائی تم سناؤ؟ الحمد للہ، شادی پر آخری بار ملے تھے پھر تو تم جیسے غائب ہی ہو گئے، شادی میری ہوئی تھی اور پکنک پر تم چلے گئے توقیر نے بے تکلفی سے کہا۔ ہا ہا نہیں یا رکسی کام کے سلسلے میں گیا تھا۔ ارے آپ دونوں، عافہ نے توقیر اور زحفت کو ایک ساتھ دیکھ کر حیران ہو کر کہا۔ ہاں جس ہوٹل میں میری میٹنگ تھی وہاں میں نے زحفت کو دیکھا بات کرنے پر معلوم پڑا کہ آپ لوگ یہاں ہیں تو ہم یہاں ہی چلے آئے اور آگے سے سرمد بھی مل گیا توقیر نے جواب دیا۔ کتنا ٹائم مزید لگے گا؟ آپ لوگوں کو گھر ڈراپ کر کے ایک ضروری کام سے جانا ہے میں نے۔ زحفت نے بے دلی سے کہا۔ بس ہماری شاپنگ ہوگئی چلتے ہیں اب کی بار امیرا بولی۔ اگر آپ لوگوں کو مزید شاپنگ کرنی ہے تو کر لیں میں لے جاؤں گا کیوں کہ میں نے بھی گھر ہی جانا ہے توقیر نے سہولت فراہم کی۔ نہیں جیجو بس ہوگئی۔ اچھا یا میں بھی چلتا ہوں اگلے ہفتے ملاقات ہوگی میں اپنا برتھ ڈے پارٹی ارنج کر رہا ہوں، آپ سب لوگ انوائسڈ ہیں ضرور آنا مجھے اچھا لگے گا۔ سرمد نے کہا۔ جی جی ضرور آئیں گے۔ اب کی بار عافہ بولی۔

www.urdu novels mania.com

اولے تمہیں کیا ہوا، منہ کا غبارہ کیوں بنایا ہوا ہے؟ زحفت کو خاموش دیکھ کر آخر امیرا بھول ہی پڑی مگر زحفت نے کوئی بھی جواب دینے سے اجتناب کیا۔ بابا جی کوئی چلا کاٹ رہے ہیں یا پھر چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے؟ امیرا کچھ دیر بعد بولی۔ تم پلیز خاموش رہو۔ ہر ٹائم بول بول کر تھکتی نہیں ہو کیا سر درد کرنے لگ جاتا ہے۔ زحفت نے کہا۔ لہجے میں غصہ ہی غصہ تھا امیرا غصے کی وجہ پوچھنا چاہتی تھی مگر خاموش رہیں اور کھڑکی کے پار دیکھنے لگی۔ گھر پہنچنے تک نہ جانے کتنے ہی خاموش آنسو اس نے اپنے

اندرا تارے تھے گھر آتے ہی اور اپنے کمرے میں چلی گئی اور جی بھر کر روئی اتنا کہ آنکھیں لال انگارے بن گئی۔ زحمت نے آج تک مذاق میں بھی ایسا نہیں کہا تھا نہ ہی ایسا رویہ اختیار کیا تھا۔ پتا نہیں کیا سمجھتا ہے خود کو کھو چوسا میں نے بھی کچھ زیادہ ہی سر پر چڑھا رکھا ہے اسے۔ اب اس سے بات بھی نہیں کروں گی آخر ہمت کیسے ہوئی اس لنگور کی مجھ سے ایسے بات کرنے کی وہ بھی بنا کسی وجہ کے۔ اگر میری کوئی غلطی تھی تو بتاتا مجھے مگر نہیں کچھ زیادہ ہی شوق ہے رعب بھاڑنے کا۔ لمبے عرصے تک رونے کے بعد اس نے منہ دھوتے ہم کلامی کی اور فریش ہو کر باہر نکل آئی۔

میر و تمہیں کیا ہوا ہے تم روئی ہو کیا؟ عافہ نے پہلی نظر میں دیکھتے ہی پہچان لیا، وہ کہتے ہیں نہ کہ بہن بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہوتی جو بات ماں سے چھپائی جائے بہن وہ بھی جان لیتی ہیں یا اگوا لیتی ہیں۔ ماں کی پرچھائی ہوتی ہیں بہنیں۔ ارے نہیں، نہیں تو میں نے کیوں رونا بھلا؟ امیرا نے فرج سے پانی کی بوتل نکالنے کی غرض سے رخ بدلا۔ ہو گیا پانی والا ڈرامہ تو میں پوچھوں کچھ؟ عافہ نے ناراضگی سے اس سے کہا۔ دیکھو عافی جو پوچھنا ہے اپنے بھائی سے پوچھو میرے سے نہیں۔ اور ہاں اس نواب زادے کو بتا دینا کہ آئندہ میرے سے بات نہ کرے تو ہی بہتر ہے ورنہ میں بھی کوئی لحاظ نہیں برتوں گی۔ اتنا کہہ کر وہ واپس چلی گئی اور عافہ آوازیں دیتی رہ گئی۔۔۔

زحمت کیا کہا ہے تم نے امیرا سے؟ وہ جو اپنے کمرے میں بیٹھا ہینڈ فرمی لگائے گانے سن رہا تھا عافہ کے اچانک آ کر یہ پوچھنے پر حیران ہو گیا۔ کیوں کیا ہوا ایسا کیوں پوچھ رہی ہوں؟ زحمت نے اسی حیرانگی سے جواب دیا۔ اوہ اچھا اس نے رورو کر اپنا برا حال کر لیا ہے اور تم ایسے بیہو (Behave) کر رہے ہو جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ قسم لے لو عافی مجھے نہیں پتا کہ میرو کو کیا ہوا ہے؟ رکو میں پوچھ کے آتا

ہوں اس سے پہلے زحف جاتا عافہ نے روک دیا۔ کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کی روم لاک ہے اس کا اور وہ نہیں کھول رہی میں کوشش کر چکی ہوں۔ اففف اللہ یہ لڑکی!! وہ یہ کہتے ہوئے تقریباً امیرا کے کمرے کی طرف بھاگا تھا

میر و میر و دروازہ کھولو۔ ڈیر کزن سن رہی ہونا تم؟ چلو شا باش کھولو دروازہ۔ دیکھو چچی بھی گھر پر نہیں ہے اور چچا جان بھی آفس ہیں۔ عافہ بہت پریشان ہو رہی ہے کھولو پلیز امیرا۔ آخری بار بول رہا ہوں نہیں تو میں دروازہ توڑ دوں گا۔ زحف نے دروازہ بجانے کی رفتار بڑھا دی۔ آخر دو گھنٹے کی لگاتار محنت کے بعد یہ دھمکی کام آگئی اور امیرا نے دروازہ کھول دیا مگر خود باہر چلی گئی۔ زحف اس کے پیچھے لپکا۔ امیرا امیرا کیا ہوا ہے بتاؤ؟ مگر وہ خاموشی سے جا کر لان میں بیٹھ گئی۔

زحف بھی ساتھ بیٹھ گیا بتاؤ کیا ہوا ہے؟ کچھ نہیں میں نے کب تمہیں کچھ کہا ہے اور تمہیں مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔ اففف اللہ یار ہوا کیا ہے؟ کہا نا کہ میں نے نہیں بولنا ایویں ہی تمہارا سر درد کرنے لگ جائے گا اتنا کہنا تھا کہ آنسو پھر سے برسنے لگے۔ ہائے ربا یہ لڑکی اتنی سی بات پر اتنا ریکشن۔۔۔

یار تب بس مجھے غصہ تھا میں نے غصے میں کہہ دیا۔ ہاں تو سارا غصہ مجھ پر اتارنا تھا نا اب اتر گیا ہے ہو گئے تم ریلکس؟ چلے جاؤ اب چھوڑ دو مجھے میرے حال پر۔ اچھا ٹھیک ہے میری غلطی ہے میں مانتا ہوں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، زحف کرسی سے اٹھ کر نیچے بیٹھ گیا اور کانوں کو ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اب بتائیں میڈم کیا سزا ہے ہماری غلطی کی؟ اسے ایسے دیکھ امیرا کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

جو سزا سناؤں گی مانو گے؟ امیرا کے لہجے میں شرارت تھی۔ جی حضور حکم! اب غلطی کی ہے تو کفارہ بھی ادا کرنا ہوگا۔ زحف نے فلمی انداز میں کہا۔ اچھا تو تم مجھے ایک مہینہ اپنے پیسوں سے چاکلیٹ کھلاؤ گے۔ امیرا نے لفظ اپنے پر زور دیتے ہوئے کہا۔ اور اگر کبھی آس کریم کو دل ہوا تو وہ بھی۔ کبھی کبھی اوٹنگ اور شاپنگ پر بھی لے کر جاؤ گے بنا چوں چرا کیے۔ بولو منظور ہے؟ اتنی چھوٹی اور خطرناک سزا سن کر زحف کی آنکھیں پھیل گئیں مگر مرنے کی مانند کرنا ماننا پڑا۔ ٹھیک ہے بوس منظور ہے مجھے۔ عافہ دور کھڑی مسکرا دی اور بہت کچھ سمجھ گئی۔

جو شاید ابھی ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔

جو شاید کبھی ہو بھی نہ۔۔۔۔۔

جس سے شاید دور بیٹھے وہ دونوں انجان ہوں۔۔۔۔۔



عافہ کیا ہوا آج بہت خوش لگ رہی ہیں آپ؟ جی بس بات ہی ایسی ہے۔ عافہ کے لہجے کے ساتھ ساتھ ہر ادا سے خوشی چھلک رہی تھی۔ اچھا ایسی بھی کیا بات ہے جسکا ہمیں علم نہیں ہے اور ہماری زوجہ محترمہ خوشی سے جھوم رہی ہیں۔ پتہ ہے کہ مجھے کیا لگ رہا ہے؟ اس نے رازداری سے کہا۔ کیا؟ توقیر بھی قدرے دلچسپی سے سننے لگا۔ کہ میرا اور زحف ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔ عافہ کی بات سے توقیر کے توجیسے چودہ طبق روشن ہو گئے ہوں اور وہ سکتے میں چلا گیا ہو۔ کیا ہوا آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟ بولے نا کے کیا آپ کو بھی ایسا لگا؟ مگر توقیر نے بالکل حرکت نہ کی۔ توقیر بتائیں نا۔ اور اسکا بے ساختہ کہ قہقہہ گونجا جس کی وجہ سے نہ صرف کمرے بلکہ گھر کی دیواریں گونج اٹھیں۔ اللہ اللہ

آپ ایسے کیوں ہنس رہے ہیں، توقیر میں جوک نہیں سنا رہی بہت سیریس بات کر رہی ہوں۔ ہا ہا ہا سیریس بات۔۔۔۔ عافہ یہ سیریس بات ہے؟ اگر ان دونوں کے ساتھ کوئی دو گھنٹے رہ لے اور انہیں آپ کی یہ سیریس بات پتہ چلے تو وہ آپ کی سیریس بات کو JOKE OF THE YEAR قرار دے۔ گارنٹی ہے اس چیز کی۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔ توقیر!!! عافہ نے غصے سے کہا اور سونے لیٹ گئی مگر توقیر ایسے ہیں ہنستا چلا گیا اس سے اپنی ہنسی کنٹرول نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

عافہ اٹھ کر ٹیس پر چلی گئی اور توقیر بھی پیچھے گیا۔ عافہ کیا ہو گیا ہے ناراض کیوں ہو رہی ہیں؟ ان دونوں کو دیکھ کر ایسا بالکل بھی نہیں لگتا۔ دونوں سارا دن ساس بہو کی طرح ایک دوسرے کی غلطی پر نظر لگائے بیٹھتے ہیں دوسرے کو تنگ کرنے کا کوئی موقع نہیں گناتے۔ کسی طرح سے ایسا نہیں لگتا کہ ان میں پسندیدگی ہو۔

توقیر میں نے دیکھا ہے تو ہی کہا ہے پھر اس نے شام کا واقعہ توقیر کو گوش گزار کیا۔ اوہ اگر آپ نے دیکھا ہے اور یہ آپ کی نظر کا دھوکا نہیں ہے تو پھر دیر کس چیز کی ہے؟ کل انکل آنٹی آرہے ہیں آپ ان سے بات کریں میں آپ کے ساتھ ہوں عافہ کے نرم اور دودھیا ہاتھوں پر اپنے مضبوط ہاتھ رکھتے ہوئے توقیر نے اسے محبت بھری نظروں سے دیکھا۔

Uknow What Toqeer, iam so lucky to have such a Great person
as my Husband

پتا ہے میں نے خود کو نامحرموں سے اس لئے بچایا تھا کہ جب اپنے محرم کے سامنے جاؤں تو میں شرمندہ نہ ہوں اور اسے بھی میرے ساتھ پہنچ رہو۔ کوئی میرے ماں باپ کی تربیت بھی انگلی نہ اٹھا

سکے۔ اور مجھے لگتا ہے کہ اللہ نے میری اس عادت سے خوش ہو کر مجھے دنیا میں ہی اجر آپ کے روپ میں نوازا ہے۔ میں اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ آپ جانتی ہیں کہ مجھے ہمیشہ سے ہی کسی اچھی ہمسفر کی تلاش تھی اور آپ کو پا کر میری یہ تلاش مکمل ہو گئی۔ توقیر نے یہ کہہ کر عافہ کے گرد اپنی سفید باہوں کی گرفت کو مضبوط کیا۔۔۔ گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا تمام عزیز صبح صبح ہی آچکے تھے، شمانہ بیگم اور عثمان صاحب بھی بس پہنچنے والے تھے۔ زحفت اور توقیر انہیں لینے گئے۔ عافہ اور امیرا کے لئے وقت گزارنا مشکل ہو چکا تھا وہ کبھی گھڑی دیکھتیں تو کبھی ان دونوں کو میسج کرتیں۔ آخر کار کا ہارن بجا اور وہ خوشی سے باہر بھاگ گئیں باقی سب بھی باہر نکل آئے۔ بڑے سے لان کے نیچ میں بنے ڈرائیوے پر آکر گاڑی رکی اور وہ سب باہر نکلے۔ گھر کے بزرگوں اور بڑوں سے ملنے اور مبارکباد وصول کرنے کے بعد ان دونوں کی باری آئی وہ بہت گرمجوشی سے ملے پھر سب اندر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔

آہستہ آہستہ تمام مہمان چلے گئے گھر پہلی روٹین پر آنے لگا عافہ اور توقیر بھی اگلے مہینے لندن جا رہے تھے اس لئے تیاری کرنی تھی تو وہ دونوں اگلے دن واپس چلے گئی۔ سب کچھ پہلے جیسا ہو گیا امیرا روز ایک نئی ڈش بناتی اور بتایا تانی کو حیران کرتی کہ اتنی جلدی پرفیکٹ کوکنگ کیسے سیکھ لی وہ دونوں بھی عمرہ سے واپسی پر امیرا کے لئے ڈھیر ساری چاکلیٹ اور میک اپ کا سامان لانا نہ بھولے۔ سب کی جان بستی تھی ایک دوسرے میں۔

میر و تم تیار کیوں نہیں ہوئی؟ بھول گئیں کیا کہ آج سرد بھائی کی برتھ ڈے پارٹی پر جانا ہے۔ مجھے توقیر آج اس لئے ہی یہاں چھوڑ کر گئے ہیں کہ میں تم دونوں کے ساتھ چلی جاؤں۔ وہ آفس سے سیدھا ہی آجائیں گے اور واپسی پر میں ان کے ساتھ گھر چلی جاؤں گی۔ عافہ نے آتے ہی شور مچانا شروع کیا۔

نہیں عافی میرا نہیں دل اس چھچھورے کی برتھ ڈے پارٹی پر جانے کا۔ امیرا نے بے دلی سے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا۔ کیا کہا چھچھورا؟ یہ چھچھورا کسے بول رہی ہو تم لڑکی؟ کتنے سلجھے ہوئے ہیں وہ اور تم؟؟ عافہ نے حیرانگی کی سب حدیں توڑتے ہوئے کہا۔

اچھا اتنے ہی سلجھے ہوئے اور اچھے لگتے ہیں تمہیں تو تم اکیلی ہی چلی جاؤ اپنے سرد بھائی کی پارٹی پر۔ مجھے نہیں جانا۔ اس نے برا سامنہ بنایا۔

دیکھو میرا اچھا نہیں لگتا، انہوں نے اتنے پیار سے بلایا تھا سب کو اور تمہیں انہوں نے ایسا کیا کہا ہے جو تم ایسے بول رہی ہوں انہیں اسی نے پیار سے پوچھا۔ دیکھو عافی سب کچھ کتنا ضروری نہیں۔ بس مجھے ان کی عادتیں نہیں پسند ایسے گھورتے ہیں کہ کھڑے کھڑے بندے کا ایکسرے اور سی ٹی سکین کر لینا ہو جیسے۔ ہا ہا ہا تمہارا بھی کوئی حال نہیں ہے۔ بس کچھ دیر کی بات ہے چلو۔ توقیر کو برا لگے گا تم لوگ نہ گئے تو۔ ان کے بہت اچھے دوست ہیں۔ اوہ اچھا! بس توقیر بھائی کے لیے جاؤں گی، ورنہ میرا بالکل موڈ نہیں۔ یہ کہتے ہوئے وہ کپڑے نکال کر واشروم چلے گئی۔۔۔

ہائے ربالڑکی! کبھی تو اس کمر سے آگے کچھ سوچ لیا کرو ہر فنکشن پر ایک ہی کمر اچھا نہیں لگتا میرو۔ عافی میری جان! جس کو میں اس کمر میں اچھی نہیں لگتی اسے چاہیے کہ مجھے دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کر لیا

کریں، اور جسے میں ہی اچھی نہیں لگتی اسے چاہیے کہ اپنا اسٹینڈرڈ تھوڑا ہائی کرے ویسے بھی اب ہر کسی کی چوائس تو اچھی نہیں ہوتی نا۔ امیر افرضی کالر بھاڑے۔ کیونکہ میں جیسی ہو ویسی ہی رہوں گی اور جس کمر میں ہوں وہی پہنوں گی۔ اب جا کر اپنے ننھو بھائی کو دیکھو جا کر۔ ویسے تمہارا کیا خیال ہے کہ میں بھی تمہاری طرح ریڈ ساڑھی لگا لوں اب؟

تم ناممجھے تنگ کرنے کا کوئی موقع نہ جانے دینا ہاتھ سے پاگل۔ وہ یہ کہتے جانے لگی تھی کہ امیرا نے روک دیا۔ اچھا سنو یا! یہ کہتے ہو چل کر عافہ کے پاس آگئی اور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔ ویسے ایک بات تو ہے مسز عافہ توقیر ملک آپ اس ساڑھی میں بہت خوبصورت لگ رہی ہیں ہمیں ڈر ہے کہ کہیں آپ کو نظر بد نہ لگ جائے اس لیے ہم یہ کالا رنگ پہنے نظر و ٹوکی طرح آپ کے ساتھ رہیں گے، ہاں اگر توقیر بھائی کو پرائیویسی۔۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتی عافہ نے اس کو ایک چپٹ لگائی شیطان کہیں کی۔ چلو اب تیار ہو جاؤ میں زحمت کو دیکھ کر آتی ہوں کہ تیار ہوا کہ نہیں۔ ہا ہا ہا لڑکی شرمائی یہ کہتے ہوئے میرا نے ایک آنکھ دبائی۔ اور عافہ چلی گئی۔

ویسے بات تو سچ تھی لال ساڑھی پر ہلکا سا سلور کام بہت چچ رہا تھا اس کے ساتھ ہم رنگ لپ سٹک لگائے اور سلور ہلکی سی جیلوری پہنے وہ کسی نئی نوپلی دلہن سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ امیرا بھی نیٹ کی بلیک شارٹ شرٹ اور کھلاڑا وزر، ساتھ لال لپسٹک لگائے، کانوں میں چھوٹے چھوٹے کالے بوندے اور ہاتھوں میں کالی چوڑیاں، ایک انگلی میں بڑی کالے نگ کی انگوٹھی پہنے بہت سو بر لگ رہی تھی۔

ویلم ویلم آئیے۔ بس آپ لوگوں کا ہی انتظار تھا سرمد گرجو ششی سے ملا۔ اتنے میں توقیر بھی آگیا۔ زحمت کو اچانک فون آیا اور وہ ہسپتال میں ضروری کام کا کہہ کر چلا گیا۔ عافہ اور توقیر باتیں کرتے آگے چلے گئے۔ تھینک گاڈ آپ لوگ آگئے مجھے لگا کہ شاید آپ نہ آئیں۔ سرمد نے بات شروع کی۔ جی ارادہ تو نہیں تھا آنے کا بس عافی کے اصرار پر آنا پڑا۔ صبح! پھر تو بجا بھی کو سپیشل تھینک بولنا پڑے گا۔ ویسے بہت اچھی لگ رہی ہیں آپ۔ جی شکریہ میں مجھے پتا ہے۔ میں ہمیشہ ہی اچھی لگتی ہوں امیر امیں نارمل انداز میں کہا۔ ایک بات پوچھوں آپ سے امیراجی؟ یہ پوچھ لیں باقی باتیں بھی تو آپ بنا پوچھے کر رہے ہیں ایک بات پوچھ کہ کر لیں۔ امیرا نے مسکرا کر کہا۔ میں نے جب بھی دیکھا ہے آپ کو اس کمر میں ہی دیکھا ہے کوئی خاص وجہ؟ کیوں آپ کو کیا پرابلم ہے اس کمر سے مسٹر سرمد؟ میری مرضی میں جو بھی پنوں۔ ویسے بھی ماما کہتی ہیں کہ بلیک کمر پہننے سے فضول لوگوں کی نظر نہیں لگتی۔ یہ کہہ کر وہ آگے چل دی۔

عافی تم کیوں بھول جاتی ہو کہ میں تمہارے ساتھ آئی ہوں اور تمہارے کہنے پر ہی آئی ہوں مجھے پیچھے چھوڑ کر تم آگے چل آئی۔ امیرا نے ناراضی سے کہا اور ایک سائیڈ پر جا بیٹھی۔ اچھا سوری میری جان آؤ تمہیں سرمد بھائی کی فیملی سے ملو اوں۔ نہیں مجھے نہیں ملنا کسی سے تم پھر اس سے باتیں کرنے لگ جاؤ گی اور میں بور ہو جاؤں گی۔ نہیں یار نہیں بور کرتی تمہیں۔ اچھا چلو۔۔۔۔۔ سب سے مل کر وہ واپس وہیں آ بیٹھے۔ اتنے میں سب لوگ جمع ہو گئے اور سرمد نے کیک کاٹ دیا۔۔۔۔۔ عافی واش روم کہاں ہے؟ تھوڑا سا کیک میرے ڈریس پر گر گیا ہے۔

اوپر جاؤ گی تو لیفٹ پر تیسرے کمرے میں چلی جانا وہ بجا بھی کا کمرہ ہے اور سنو جلدی آ جانا۔ ہمسلم کستے وہ اوپر کی جانب بڑھ گئی۔ مگر ڈر رہی تھی کہیں کوئی پیچھے نہ آ جائے وہ تو کسی کو جانتی بھی نہیں ہے یہاں۔ اسی سوچ میں وہ بھول گئی کہ کدھر کو جانا ہے۔

ہائے اللہ اب کیا کروں؟ کہاں کو جاؤں؟ چلو کوئی بات نہیں پانچ منٹ کی بات ہے کسی بھی کمرے میں چلی جاتی ہوں یہ کہتے ہوئے وہ پہلے ہی کمرے میں گھس گئی۔ اور دروازے کو کھنڈی لگا دی تاکہ کوئی آنا جائے۔، اور واشروم چلی گئی۔

جب واپس آئی تو ٹاول ڈھونڈنے کی غرض سے ادھر ادھر دیکھا۔ کمرانہایت خوبصورتی سے سجا ہوا تھا ہر چیز بہت قیمتی تھی اور نفاست سے اپنی جگہ پر تھی۔ کمرے کا سارا سامان کالا تھابڈ شیٹ پردے، فرنیچر سب کچھ۔۔۔ وہ بہت حیران ہوئی کہ کسی کو اس سے بھی زیادہ پسند ہے کالا رنگ۔ پہلے وہ خود کو اس رنگ کی سب سے بڑی شیدائی سمجھتی تھی۔ کمرے کی خوبصورتی اور نفاست کو دل ہی دل میں سرا ہے بغیر نہ رہ سکی اور کمرے کے مالک کو بھی۔۔۔

پھر ٹاول دیکھنے کے لئے اس نے ڈرتے ڈرتے واڈروب کھولی وہاں الماری میں ایک کالی ڈائری پر نظر پڑی۔ پہلے تو اس نے نظر انداز کیا مگر پھر کمرے کی نفاست اور کالے رنگ کے عاشق کے بارے میں جاننے کا تجسس بڑھا اور اس نے ڈائری اٹھالی۔ جب ڈائری کھولی تو ایک لفاظہ نیچے گرا۔ وہ دیکھ کر بہت حیران ہو گئی کہ تصویروں میں وہ تھی۔ عافہ کی شادی کی تمام تصویریں تھیں کہیں تو کسی سے بات کر رہی ہے تو کہیں ہنس رہی ہے۔

ڈائری کی مزید ورق گردانی کرنے پر ایک سطر پر نظر پڑی :

Δ° وہ کالے رنگ کی دیوانی ہے اور اس دیوانی نے مجھے اپنا عاشق بنا رکھا ہے Δ°

آگے کے چند صفحات پر شادی کے فکشنز کی تحریریں تھیں۔ کچھ آگے جا کر اس کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی لکھی گئی تھی۔ وہ حیران تھی کہ جو باتیں صرف اس کے گھر والے جانتے ہیں وہ باتیں اس ڈائری میں کیسے آگئیں۔ امیرا کے تو پسینے چھوٹ گئے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔ اس نے کھرٹکی سے ڈائری نیچے لان میں پھینکی اور خود سیرٹھیوں سے حال کی جانب بڑھ گئی۔

عافی میں گھر جا رہی ہوں میرے سر میں بہت درد ہے۔ امیرا نے ہال میں آتے ہی کہا اور باہر کو جانے لگی۔ رکو امیرا بتاؤ تو کہہ ہوا کیا ایسے اچانک۔۔۔ ہاں یار تمہیں گھر میں ہی بتایا تھا کہ سر درد ہے کچھ طبیعت ٹھیک نہیں بس میں گھر جانا چاہتی ہوں۔ اچھا اچھا ٹھیک ہے چلی جاؤ میں تو قیر کو کہتی ہوں۔ عافی پریشان ہو گئی۔ نہیں میں نے زحمت کو فون کر دیا ہے وہ فری ہے لے جائے گا۔ صبح سے طبیعت خراب تھی بس اب گید رنگ کی وجہ سے سر درد ہو گیا۔ تم فکرنا کرو یہ کہتے ہی اس کے فون پر زحمت کی کال آئی اور وہ چلی گئی۔ جاتے ہوئے باہر سے ڈائری اٹھالیں جو اس نے کھرٹکی سے پھینکی تھی اور دوپٹے میں چھپا کر کار میں بیٹھ گئی۔۔۔

تمہیں کیا ہوا ہے ڈیسر کرن؟ خیریت جو اتنی جلدی چلیں آئیں۔ وہ تو پہلے ہی نہیں چاہتا تھا کہ امیرا جائے مگر عافہ کے سامنے کچھ بول نہ سکا۔۔۔ ہاں بس ایسے ہی امیرا کسی بحث کے موڈ میں نہیں

تھی۔۔ تو میرے بنادل نہیں لگا ہوگا وہاں، اس لئے واپس چلی آئی زحفت کون سا موقع جانے دے سکتا تھا۔ دیکھو میرا سر درد ہے تو یہ سارے جواب میں گھر جا کر دوں گی، ابھی نہیں اس نے دیکھا اس کی آنکھوں میں آنسو نکلنے کو تھے وہ بھی خاموش ہو کر ڈرائیونگ کرنے لگا۔ پندرہ منٹ کی خاموشی کو پھر زحفت نے ہی توڑا۔ میرا درد زیادہ ہے تو ڈاکٹر پاس چلیں؟ نہیں گھر جا کر سر درد کی گولی لے لوں گی زیادہ مسئلہ نہیں ہے۔ پکانا؟ زحفت جیسے دلی تسلی چاہتا ہو۔ وہ کانچ سے لڑکی جو ہر بات پر مضبوط لگتی تھی آج بہت تھکی لگ رہی تھی۔ زحفت نہیں جانتا تھا کہ جس بات کو اس نے مذاق میں اڑا دیا تھا وہ سچ تھی۔ سرمد ہر فنکشن میں اس پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ وہ جس نے ایک دو ملاقات کے بعد ہی عافہ کو کہا تھا کہ اسے سرمد اچھا نہیں لگا۔ اپنی عزت نفس کے بارے میں لڑکیوں کی محسوس کرنے کی حس بہت تیز ہوتی ہے وہ پہلی ملاقات کیا، پہلی نظر میں ہی جان لیتی ہیں کون کیسا ہے۔ وہ خود پر پڑی نظروں کی تپش کو ہی محسوس کر لیتی ہیں کہ کون کس طرح کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔ وہ بس عزت نفس کی خاطر خاموش رہتی ہیں۔ وہ معاشرے کے غلط اصولوں سے ڈرتی ہیں کیونکہ کچھ بھی ہو جائے قصور وار ہمیشہ صنفِ نر ہی سمجھی جاتی ہے۔۔۔۔۔

میرا چائے۔۔۔ زحفت نے امیرا کے کمرے پر دستک دیتے ہوئے کہا۔ امیرا جو ابھی چیلنج کر کے فریش ہو کر آئی تھی حیران ہوئی کہ ماں اور تائی تو گھر پر ہے ہی نہیں اور اس نے سوچا تھا کہ فریش ہو کر چائے بناتی ہے کیوں کہ اس کے سر میں بہت درد تھا اور وہ ابھی مزید کچھ بھی سوچنا اور پڑھنا نہیں چاہتی تھی، خود کو نارمل رکھنا چاہتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب یہ کس نے بنائی؟ امیرا ٹرے کو دیکھ کر حیران ہوئی

جس میں چائے، سردرد کی گولی، اور سینڈوچ پڑے تھے وہ ایک نظر اڑے کو دیکھتی تو ایک نظر زحمت کو۔ ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ جب رات کو تم دونوں مری ہوئی ہوتی ہو، میرا مطلب ہے سوتی ہو تو میں خود ہی بنا لیتا تھا تمہارا کیا خیال ہے کہ ہر دو گھنٹے بعد چائے پینے والا آٹھ گھنٹے کی رات کیسے گزار سکتا ہے؟ اس لئے اکثر رات کو خود ہی بناتا تھا اب اتنی پریکٹس ہو گئی ہے کہ تم دونوں سے زیادہ اچھی چائے بنانی آگئی۔ ویسے بھی میرے ہاتھ میں شفا کے ساتھ ساتھ ذائقہ بھی بہت ہے اس نے فرضی کالر بھاڑے اور وہ دونوں ہنس دیئے۔ اسے خوش دیکھ کر زحمت نے سکون کا سانس لیا اچھا اب یہ کھا کر ریسٹ کرنا۔ جانتا ہوں کچھ نہیں کھایا ہو گا تم نے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا اور امیرا مسکرا دی اور سینڈوچ کھانے لگی۔۔۔

امیرا میری جان کیا ہوا اب کیسی طبیعت ہے آپ کی؟ عابدہ بیگم نے پوچھا وہ ابھی بھی بستر پر تھی۔ مجھے کیا ہوا ہے ما؟ میں ٹھیک ہوں۔ بیٹا عافہ آئی تو اس نے بتایا کہ تمہارے سر میں بہت درد تھا اور تم جلدی آگئی۔ بہت انتظار کیا تمہارے جاگنے کا مگر پھر وہ چلی گئی۔ اوہ ایویں عافی پریشان ہوئی اور آپ کو بھی کیا، میں ٹھیک ہوں۔ بس سردرد تھا اب صحیح ہے اور مجھے جگایا کیوں نہیں کسی نے؟ بس ہم نے مناسب نہیں سمجھا۔ اچھا میں فون کرتی ہوں اسے۔۔ نہیں اب وہ سو گئی ہوگی۔ فکشن کی تھکاوٹ ہو گئی ہوگی بچی کو۔ اچھا ٹائم کیا ہوا ہے؟ دس بجے ہیں۔۔ کیا! میں اتنا کیسے سو سکتی ہوں امیرا ایک دم اٹھ بیٹھی۔ کوئی بات نہیں بچے آرام کرو ہم بھی چلتے ہیں۔ جی وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔ اور امیرا کے ذہن میں پھر سے بہت کچھ گردش کرنے لگا اور اس نے سر بیڈ سے اٹھ کر کچھ دیر بعد دروازے

پر دستک ہوئی۔ زحف کھانے کی ٹرے پکڑے کھڑا تھا جو عابدہ بیگم نے اسے آتے دیکھ اس کے ہاتھ تھما دی تھی۔

ارے واہ باباجی آج کل بہت خدمت ہو رہی ہے میری۔ دیکھو اگر مجھے کسی الٹے سیدھے مشن میں ساتھ ملانا ہے تو میرا صاف انکار ہے۔ امیرا نے دونوں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے مذاق میں کہا۔ وہ اپنے اندر کا دکھ کسی کو نہیں دکھانا چاہتی تھی۔ وہ کانچ سی لڑکی خود کو مضبوط ثابت کر رہی تھی مگر حقیقتاً وہ اندر سے ٹوٹ چکی تھی۔ کہنے کو تو یہ عام بات ہے مگر اس کے لئے عام بات نہیں تھی۔ وہ جس نے آج تک کالج جا کر بھی کسی لڑکے سے قربت اختیار نہ کی تھی آج اس کی تصویریں کسی غیر کے کمرے سے برآمد ہوئی تھیں۔ اصل دکھ یہ تھا کہ جس نے آج تک کسی کو خود پر بات کرنے کا موقع نہیں دیا تھا اس پر لکھا گیا تھا چاہے وہ کسی تیسرے نے نہیں پڑھا مگر عین ممکن ہے کہ سرمد کے گھر والے جانتے ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ اس کے دوسرے دوستوں کے سامنے موضوع گفتگو بنی ہو اصل دکھ اصل پریشانی تو یہ تھی۔۔۔

ہا ہا ہا ڈیسر کزن ایسا کچھ نہیں ہے بس وہ کیا ہے ناکہ ایسے بیمار پڑے تم سے لڑنے جھگڑنے میں مزا نہیں آئے گا۔ اس لیے سوچ رہا ہوں کہ جلدی سے تم صحت یاب ہو جاؤ۔ ویسے بھی آج بہت کھوئی ہوئی لگ رہی تھی۔ زحف نے کھانے کی میز پر ٹرے رکھی اور خود پاس پڑی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

امیرا ایک بات پوچھوں؟ میں کبھی تم سے ایسی کوئی بات نہیں کی مگر آج پتہ نہیں کیوں دل کیا کہ کہہ دوں زحف نے نظریں نیچی کیے کہا۔ امیرا نے پہلے تو چونک کر اسے دیکھا مگر نظریں نیچی پا کر آہستہ سے ہامی بھری۔ ہاں پوچھو کیا بات ہے؟ میرا وجہ سے تم فکشن سے آئی ہو بہت کھوئی اور پریشان

سی لگی ہو۔ سچی بات ہے کہ تم عافہ کی شادی کے بعد بھی ایسی تھی مگر پھر نارمل ہو گئی، اگر کوئی پریشانی ہے تو ہم مل کر حل ڈھونڈیں گے تم ایک دفعہ بتاؤ تو سہی۔ امیرا تو اسے دیکھتے ہی رہ گئی اسنے پریشانی کا جو نقشہ کھینچا تھا وہ سچ تھا عافی کی شادی کے کچھ دن بعد بھی سوچتی رہی کہ وہ کون ہو سکتا ہے تب اس سوال نے پریشان کیا تھا اور اب اس کے جواب نے۔ مگر وہ خود کو زحمت کے سامنے نہیں کھول سکتی تھی کیونکہ بات اس کی عزت کی تھی۔۔۔ نہیں یا ایسا کچھ نہیں عافی کی شادی کے بعد بہت اکیلی ہو گئی تھی اور خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی اب بھی یہی پریشانی ہے کہ چند دن بعد اس نے لندن چلی جانا ہے اس لئے بس اور کچھ نہیں۔ اگر کوئی بات ہوتی تو تمہیں ضرور بتاتی۔ اس نے زحمت کو تسلی دینی چاہی۔ اچھا بس یہی بات ہے نا تم اکیلی ہو گئی ہو؟ ہا ہا ہا!! اچھا تو شک کرنے لگے ہو۔۔۔ نہیں نہیں یار میں کیوں شک کرنا اب تم ریلکس رہو اگر کبھی کوئی مسئلہ ہو تو مجھے عافی سمجھ کر تنگ کر دیا کرنا میں بھی اس کی طرح مسکرا کر بخش دوں گا۔ پھر اپنے کریکٹر میں آتے ہی سارے بدلے لے لیا کروں گا اور وہ زور سے ہنستی چلی گئی۔ اچھا چلو اب کھانا کھا لو اور اٹھ کر چائے بناؤ اب میں اتنا بھی سخی دل نہیں ہوں کہ ایک ہی دن میں دو دفعہ چائے بنا کر پلاؤں۔ یہ کہہ کے وہ باہر چلا گیا۔ اور امیرا کو لگا جیسے وہ کچھ پل کے لیے بہت ہلکی ہو گئی ہو۔ تمام دکھ، پریشانی غائب ہو گئے ہوں۔ پھر وہ اٹھی اور واش روم چلی گئی فریش ہو کر آئی تو کھانا کھانے لگی۔

بابا جی چائے۔۔۔ امیرا نے زحمت کی بالکنی میں روشنی دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا کہ وہ ادھر ہی ہوگا۔۔۔ ہاں لاؤ۔ ویسے تم اتنی اچھی کب سے ہو گئی کہ میرے ایک دفعہ کہنے پر چائے لے آئی؟ زیادہ

خوش نہ ہو تمہارے کہنے پر نہیں لائی وہ تو مجھے بھی پینی تھی تو سوچا چلو تم پر بھی احسان کر دیتی ہوں اس لئے تمہارے لیے بھی لے آئی۔ ہائے رہا۔۔ احسان فراموش لڑکی بھول گئی کہ تمہارے بنا کسے میں نے تمہیں ابھی چند گھنٹے پہلے چائے بنا کر پلائی تھی وہ بھی اپنے ہاتھوں سے۔۔ ایک ڈاکٹر سے ایک شیف بن گیا تھا میں اور تم میرے کہنے پر بھی نہیں لاسکتی تھی کیا؟ بالکل نہیں، ویسے تم کیوں جاگ رہے ہو اتنی رات تک؟ دس بجے گدھے، گھوڑے، شیر ہرن، بلی، چوہے سب بیچ کر سو جانے والا انسان 12 بجے تک کیسے جاسکتا ہے خیر تو ہے نا جو نیند اڑ گئی ہے جناب کی۔۔۔ سچ بتاؤ کوئی ڈاکٹر ہے یا نرس یا پھر کسی فلمی سٹوری کی طرح کوئی اپنا ایکسڈنٹ کروائے یا اپنی نبض کاٹے تمہارے پاس آئی ہو اور تم اس کے عشق میں گرفتار ہو گئے ہو۔۔ اور یہاں بیٹھے چاند میں اسکی تصویر ڈھونڈ رہے ہو۔۔ امیرانے بہت اچھے سے تصوراتی خاکہ بنایا۔ ویسے سچ کون تو ایک بات میں پہلے ہی کلیئر کر دوں گی اسے کہ آپ کے ہونے والے دلہا جی آپ سے پہلے چائے کے عاشق ہیں اگر آپ ان کی دوسری زوجہ محترمہ بننا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں باقی اس کی مرضی۔۔۔۔۔ اف اللہ!!! لڑکی تم تو مجھے خوش دیکھ ہی نہیں سکتی پہلے تو چلو اس بچاری کو دھوا کرنے پر تلی ہوئی تھیں مگر اب تو شادی بھی نہیں ہونے دوگی، مجھے لگتا ہے کہ کچھ ٹائم اور گزرا تو تمہاری کرم نوازی سے کنوارا ہی مروں گا۔۔۔۔ ہا ہا ہا ویری فنی۔۔۔۔۔ اچھا اب بتاؤ کہ اتنی ساری فائلز کیوں کھولے بیٹھے ہو جہاں تک مجھے یاد ہے اتنا تو تم نے کبھی ایم بی بی ایس کے دوران بھی نہیں پڑھا تھا۔ یار بزنس کی کچھ فائلز ہیں وہ دیکھ رہا تھا۔ زحمت نے کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اچھا چلو اچھے سے کام کر لو میں کوئی مووی دیکھ لوں یہ کہہ کر وہ چائے کا کپ اٹھا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

...IDON'TKNOWWHOSHEIS, THEN
 ...BUTNOW, SHEISMYLIFELINE, MYQUEEN
 ...IHAVETOWINHERLIKEACHESSPLAYER
 ...ATANYCOST

ڈائری میں لکھا ایک ایک لفظ اس کا دل دہلا رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اگر سرد سامنے ہوتا تو امیر اسے فریکچر کر کے اب تک آئی سی یو میں پہنچا چکی ہوتی اور وہ زندگی اور موت کے بیچ ہوتا۔۔۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ اب اس معاملے کو جتنی جلدی ہو سکے ہینڈل کرے گی وہ عافی سے بات شیئر کرے گی اور کوئی حل ڈھونڈیں گے مگر فی الحال وہ آرام چاہتی تھی۔۔۔۔

میر ویٹی اب کیسی طبیعت ہے؟ الحمد للہ تایا جان بس سرد درد تھا اب ٹھیک ہے۔ عافی نے خواہ مخواہ آپ لوگوں کو پریشان کیا۔ ناشتے کی میز پر سب اکٹھے تھے۔ یاد آیا! میر و تم نے عافی کو فون کیا؟ نہیں ماما بھول گئی اب کرتی ہوں، یہ کہہ کر وہ اٹھ کر چلی گئی۔ اپنے کمرے میں جا کر اس نے عافی کو کوال کی اسلام علیکم کیسی ہو؟ میں ٹھیک تم بتاؤ تم نے تو سب کو پریشان کر دیا تھا۔ نہیں جی میں نے نہیں میرا بس سرد درد تھا پریشان تو تم بھی ہوئی اور باقی سب کو بھی کیا۔ اچھا سنو کیا تم آج آ سکتی ہو؟ ایک ضروری بات کرنی ہے۔ آج، نہیں میرو آج تو نہیں کیونکہ سرد بھائی فرانس جا رہے ہیں تو توقیر انہیں سی او ف کرنے گئے ہیں میں کل آؤں گی سب خیریت ہے نا؟ ہاں ہاں سب ٹھیک ہے بس تم نہیں ہو تو بہت اکیلی ہوں اور اب تو تم لندن جا رہی ہو۔ اوہ پاپا گل لڑکی اداس کیوں ہوتی ہو؟ ہم کانٹیکٹ میں رہیں گے... ہاں ضرور... اچھا چلو بعد میں بات کرتی ہوں اللہ حافظ۔۔۔۔ سرد کے جانے کا

سن کر امیر نے سکھ کا سانس لیا۔ خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی اسی خوشی میں اس نے سب کی پسندیدہ ڈش بنانے کا سوچا اور پھر ہال میں چلی آئی۔

مرد حضرات اپنے اپنے کاموں پر جا چکے تھے شمائہ اور عابدہ بیگم عافی کے لئے شاپنگ کرنے کی غرض سے جا رہی تھیں امیر اکو کہا تو اس نے انکار کر دیا۔ پھر سب کے جانے کے بعد اس نے اپنے لئے چائے بنائی اور لان میں آگئی وہ خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی جیسے کوئی طوفان آتے آتے تھم گیا ہو۔

رات کے کھانے پر سب بہت حیران تھے کہ بنا کسی وجہ کے اتنا اہتمام۔۔۔۔۔ سب پوچھ رہے تھے مگر وہ کچھ نہ کہہ رہی تھی۔ سچ میں کوئی بات نہیں آج دل کیا تو یہ سب بنا دیا۔۔۔۔۔ ارے یہ تو زیادتی ہے میرا سب کی پسند کا کچھ نہ کچھ بنا ہے سوائے میرے زحمت نے دکھ سے کہا اور اس دفعہ وہ سچ میں دکھی تھا۔ ہاں میرا یہ تم نے اچھا نہیں کیا عابدہ بیگم نے بھی کہا۔۔۔۔۔ ماما اس کی پسند کی بھی ہے نہ۔۔۔۔۔ چائے۔۔۔۔۔ اور وہ سب زوردار قہقہہ لگا کر ہنس دئیے مگر پھر وہ اس کی پسند کے فٹ کباب اور کلو بخی گوشت کا ڈونگا اٹھا لائی۔ ویسے یہ دونوں چیزیں پہلے تم ٹرائی کرو یقیناً جانو مجھے تم پر ایک پرسنٹ بھی بھروسہ نہیں۔۔۔۔۔ ایویں ہی کچھ گڑبڑ نہ کی ہو تم نے۔ زحمت نے کباب اٹھاتے ہاتھ اچانک روک کر کہا اس کے اچانک کہنے کے بعد ایک دفعہ تو سب کے کھانا کھاتے ہاتھ رُکے مگر پھر سب ہنس کر دوبارہ کھانا شروع ہو گئے۔

توقیر گھر آیا تو عافہ نے اسے امیرا کے فون کے متعلق بتایا تو وہ خاصا پریشان ہوا کیونکہ امیرا نے کبھی ایسے نہیں کیا پہلے سر درد اور اب اچانک عافہ کو بلایا۔۔۔ اس نے بھی کل کا پلین بنالیا۔

میرا ایک ریکویسٹ ہے۔۔۔ زحف نے اگلی صبح ناشتے کے بعد امیرہ کو برتن سمیٹنے دیکھ کہا۔ جی بابا جی بولنے۔۔۔ نہیں ایسے نہیں پہلے بتاؤ کہ مانوگی؟؟؟ پھر بتاؤں گا۔ ارے یہ کیا بات ہوئی میری مرضی میں مانوں یا نہ تمہیں کیا اب سٹامپ پیپر پر تو نہیں لکھ کر دینے والی۔ امیرا نے بگڑتے تیوروں سے کہا۔ ہائے اللہ۔۔۔ ایک تو پتا نہیں میرے چہرے پر کون سے ہٹلر کے نقشے بنے ہیں جسے دیکھتے ہی تمہارا پارہ ہائی ہو جاتا ہے۔ اچھی خاصی تو تھی تم صبح تک اب دیکھو کاٹنے کو دوڑ رہی ہو زحف نے ناک سکیڑتے ہوئے کہا مگر پھر فورن نارمل ہو گیا کیونکہ فی الحال ابھی مطلب لینا تھا امیرا سے۔ اچھا اگر میں تمہیں ڈھیر ساری چاکلیٹس دوں گا پھر مانوگی؟ زحف نے لالچ دیتے ہوئے کہا۔ دیکھو بابا جی میں لالچی نہیں ہوں مگر پھر بھی اگر تم اتنا فورس کر رہے ہو تو بولو امید ہے کہ مان لوں گی۔ امیرا نے ایٹیٹیوڈ دکھاتے ہوئے کہا۔ وہ یہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔ ایک تو زحف کا کام ضروری تھا نہیں تو وہ کسی کی اتنی منتیں نہیں کرتا اور دوسرا بات چاکلیٹس کی تھی اس لیے اسے بھی ماننا پڑا۔۔۔

اچھا وہ نہ آج میرے کچھ دوست ڈنر پر آ رہے ہیں اس لئے تم اچھا سا ڈنر بنا دو۔ ان کی فرمائش ہے کہ گھر کا کھانا ہو پہلے تو امیرا نے اسے گھورا مگر پھر نہ جانے کیا سوچ کر مان گئی۔ اچھا ٹھیک ہے۔ تم بتا دینا کہ کیا بنانا ہے بنا دوں گی۔

واہ ڈیر کزن تھینکس۔ جو اچھے سے بنانا آتا ہو۔۔ میرا مطلب ہے اچھے سے بنا سکو بنا دینا۔ میں گھر آنے سے دو گھنٹے پہلے تمہیں انفارم کر دوں گا یہ کہتے زحفت نے اپنی چائے کا کپ لیا اور لان میں آ گیا۔

آج اس کا لیٹ جانے کا ارادہ تھا سو وہ باقی سب کے ساتھ چائے پینے کی غرض سے آ بیٹھا۔ عافہ کے لندن جانے میں صرف دو ہفتے باقی تھے اس لئے ابھی اس کی شاپنگ اور اس متعلق دوسری باتیں ہو رہی تھیں کہ اتنے میں عافہ اور توقیر آ گئے۔ سلام دعا کے بعد وہ تو اندر چلی گئی مگر توقیر باہر ہی بیٹھ گیا۔ عافہ کے مطابق پہلے وہ زحفت اور امیر اسے بات کرے گی پھر باقی خاندان والوں سے وہ اور توقیر بات کریں گے۔ کچھ دیر بعد زحفت اپنے کمرے میں چلا گیا۔ وہ تمام فائلز سمیٹ رہا تھا جب عافہ نے دستک دی۔ ارے عافی یا! آ جاؤ اور سناؤ سب ٹھیک چل رہا ہے شاپنگ ہو گئی مکمل یا کچھ باقی ہے؟ زحفت نے تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے پوچھا۔ ہاں سب ٹھیک۔ شاپنگ بس ہو ہی گئی ہے۔ تم بتاؤ کیا مصروفیات ہیں آج کل؟ کچھ نہیں بہت مصروف ہو گیا ہوں پہلے ہسپتال اور پھر آفس۔ ہا ہا ہا اس کا مطلب ہے میرا بھائی نکھٹو سے سمجھدار انسان بن گیا ہے جس نے ہسپتال کے ساتھ ساتھ آفس کی ذمہ داری بھی لے لی۔ عافہ نے شرارت سے کہا اور ایک فائل اٹھا کر اسے پکڑائی جو شاید وہی فائل ڈھونڈ رہا تھا سو پکڑ کر اسے دیکھنے بیٹھ گیا۔ زحفت مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ عافہ کچھ سوچ کر بولی۔ ہاں بولوسن رہا ہوں میں اس نے ورق گردانی کرتے ہوئے کہا۔ وہ زحفت میں چاہتی ہوں کہ کبھی نہ کبھی تو تم نے شادی کروانی ہے ویسے بھی اب تمہاری عمر ہو گئی ہے اور ماشاء اللہ سے اچھی جاب بھی ہے تو میں سوچ رہی ہوں کہ اب کی گئی نا جانے کب واپس آؤں تو جانے سے پہلے

تمہاری شادی کروادوں۔ ہائے صدقے اور تو کسی کو خیال آنا نہیں تھا شکر ہے تمہیں ہی آگیا زحمت نے شرارت کا کہا اور پھر زوردار قہقہہ لگایا۔ ویسے اتنی جلدی لڑکی کہاں سے ڈھونڈو گی؟ ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ہم نے دور کیوں جانا جب لڑکی گھر میں موجود ہے تو۔۔۔۔۔ زحمت تو ایک دم روہانسا ہو گیا۔ کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ دوبارہ کہنا کیا کہہ رہی تھی تم؟ ارے بہن ہو ش میں تو ہوں تم؟ کیا تم نہیں چاہتی کہ تمہارا بھائی کوئی زیادہ نہیں تو دس بارہ سال اور جی لے زندگی... وہ لڑکی.. نہیں نہیں ایلین نما لڑکی ہی ملی تھی تمہیں میرے لئے؟ ابھی پتہ نہیں کیسے برداشت کرتی ہے مجھے اس کا بس چلے تو مجھے ایک منٹ سے پہلے مار دے اور کچھ نہیں تو چائے میں چوہے مار دو اڈال کر پلا دے وہ بھی ایک گولی نہیں پورا پیکیٹ انڈیل دے۔۔۔ تاکہ مجھے ہسپتال جانے کی مہلت بھی نہ ملے اور تم۔۔۔ تم۔ خدا کا خوف کھاؤ لڑکی۔ یہ کہتے ہوئے وہ جانے لگا تھا کہ عافہ نے روک لیا دیکھو ابھی بات مجھ تک ہے بڑوں تک چلی گئی تو پھر کوئی چانس نہیں اس الین کے سوا۔۔۔ ویسے بھی تم دونوں پر فیکٹ کپل ہو۔۔۔ کپل نہیں نہیں۔۔۔ پر فیکٹ قتل۔۔۔ جو یا تو اس کا ہو جانا ہے میرے ہاتھوں یا پھر میرا اس کے ہاتھوں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

اچھا تو ایک بات یہ بھی ہے کہ تم دونوں کو اور کوئی تیسرا برداشت نہیں کر سکتا ایک دوسرے کے سوا، جیسی تم لوگوں کی حرکتیں اور بچپنا ہے۔ آپ لوگوں کو تو عادت ہو چکی ہے ایک دوسرے کی، کوئی تیسرا آگیا تو تم لوگوں کو سمجھتے سمجھتے وہ بڑھا ہو جانا ہے۔ یقیناً جو تم دونوں کو سمجھنا الجبرا سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

نہیں عافی یہ صحیح نہیں ہے ایک گھر میں رہ کر بھی ہم نے کبھی ایسا نہیں سوچا۔ اچھا تو پھر وہ کیا تھا جو میں نے دیکھا اور محسوس کیا تمہاری پوزیسیو نیس اس کے لئے؟؟؟ اس دن ولیمہ پر۔۔۔ کیسے سایہ بنے پھر رہے تھے اس کے ساتھ؟ اور اس دن مال میں صرف اس نے سرمد بھائی سے بات کی تھی مگر تمہارا موڈ آف ہو گیا اور وہ، وہ بھی صرف تمہارے کہنے پر مانی جبکہ میں پوری کوشش کر چکی تھی اسے منانے کی مگر نہیں۔۔۔ ہو سکے تو تم خود سوچنا اور جو میں نے کہا اس پر غور کرنا۔

رات تک تم مجھے جواب دے دینا سوچ کر اور میں امید کرتی ہوں کہ جواب مثبت ہو گا یہ کہہ کر وہ چلی گئی اور زحمت جہاں تھا وہاں ہی جم سا گیا۔ کیونکہ وہ جو کہہ کر گئی تھی ایک ایک حرف سچ تھا مگر وہ دونوں ہی اس بات سے بے خبر تھے یا شاید کبھی سوچا ہی نہ تھا ایسا۔۔۔

میر و تم نے کہا تھا کہ تم نے کچھ شتیر کرنا ہے عافہ نے اسے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے دیکھا تو کمرے میں آگئی۔ ہا ہا نہیں یا روہ تو بس تمہیں بلانے کا بہانہ تھا اور کچھ نہیں۔ امیرا یہ بات پہلے ہی سوچے ہوئے تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ عافہ ضرور پوچھے گی۔ ہا ہا اچھا بہت سیانی ہو ویسے تم۔ اچھا سنو تمہیں زحمت زیادہ تنگ تو نہیں کرتا نا؟ انففٹ کیا پوچھ لیا یا ر!! اب کیا بتاؤں تمہیں اپنی دکھ بھری

داستان؟ امیرا نے ڈرامائی انداز میں کہا۔ آئی ایم سیریس میرو۔ میں بہت اہم کام کے لیے آئی ہوں آج۔۔۔ اچھا کیا بتاؤ؟؟؟ وہ تو تمہیں پتہ چل جائے گا ذرا صبر کرو میری جان ویسے بھی صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ ہمممم امیرا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اچھا بتاؤ تمہیں زحمت کیسا لگتا ہے؟ کیا مطلب

... بچپن سے ساتھ ہوں اس کھو چوکے۔ ویسے ایک بات ہے کہ اب وہ سمجھا رہا ہو گیا ہے، ہسپتال کے ساتھ ساتھ آفس کا کام بھی کرتا ہے بیچارہ۔۔۔ لیکن اتنے کام کے بعد بھی میرے سے لڑنے کے

لئے ہر وقت تیار ہوتا ہے۔ ہونہ۔۔۔۔۔ جانی دشمن سے کم نہیں ہے وہ۔ نہیں میرا اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔ وہ بہت پوزیسیو ہے تمہارے بارے میں۔ بہت کنفیڈنٹ ہے وہ۔ ویسے کہتے ہیں جہاں لڑائی زیادہ ہو پیار بھی وہاں ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ ہمسم۔ میرا ایک بات بولوں؟ وعدہ کرو غصہ نہیں کرو گی۔ ایک تو تم دونوں بہن بھائی۔۔۔۔۔ آج ایسے اجازت لے کر بات کر رہے ہو جیسے کبھی بنا اجازت کچھ بولے ہی نا ہو۔ میری سیریس ہوں۔۔۔۔۔ اچھا تو میری جان تم سیریس کب نہیں ہوتی؟؟ ہر وقت ہنسنے لگی ہو گئی ہو۔ ویسے ہمت ہے تو قہر بھائی کی۔ امیرا نے فوجی انداز میں سلامی پیش کرتے ہوئے ہاتھ کو سیدھا کٹیفے کنپٹی پر رکھا۔۔۔۔۔ لڑکی تم نہیں سدھر سکتی۔ عافہ نے اسے ایک چپت لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اچھا سنو۔۔۔۔۔ میری سیدھی بات یہ ہے کہ میں تمہاری اور زحفت کی شادی اپنے جانے سے پہلے کروانا چاہتی ہوں۔ عافہ نے آنکھیں بند کر کے ایک ہی سانس میں کہہ دیا جانتی تھی وہ جتنا بھی کوشش کر لیتی آرام سے بات نہیں کر سکتی تھی۔ اس لیے وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل آئی۔ عین ممکن تھا امیرا اسے کوئی بھیانک مذاق سمجھ کر اور عافہ کے چودہ طبق روشن کرنے کے لئے کوئی گلدان سر میں دے مارتی۔۔۔۔۔

رات کو کھانے پر سب جمع تھے۔ سوائے امیرا اور زحفت کے۔ زحفت دفتر سے ہی نہیں آیا تھا۔ جبکہ امیرا شام سے کمرہ بند ہو چکی تھی۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ ایسا کیوں، نہ ہی عافہ نے ذکر کیا۔۔۔۔۔ عافی بیٹا جاؤ امیرا کو بلاؤ شام سے نظر نہیں آئی۔۔۔۔۔ ماما وہ آئے گی بھی نہیں۔ یہ کہتے ہوئے اس نے پانی کا گلاس پیا اور خوشک ہوتے ہوئے نٹوں پر زبان پھیری۔ مگر کیوں اس دفعہ علی صاحب بولے۔۔۔۔۔

وہ ایچو نکلی میں۔۔۔ میں اور توقیر چاہتے ہیں کہ امیرا۔۔۔ امیرا اور زحف کی شادی کر دی جائے۔ یہ سنتے ہی سب ہکا بکا ہو گئے تو مزید تفصیلات توقیر نے دی۔

وہ دراصل میری زوجہ محترمہ کو لگا تھا کہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں، اس لیے انہوں نے کہا تھا کہ ہم جانے سے پہلے ان کی شادی کا سوچتے جائیں مگر اب ان دونوں سے معلوم ہوا کہ ایسا نہیں ہے، مگر اب یہ بضد ہیں کہ دونوں کو ایک دوسرے سے اچھا جیون ساتھی نہیں مل سکتا اور آخر ایک نہ ایک دن دونوں کی شادی ہونی ہی ہے تو پھر ایک دوسرے سے کیوں نہیں۔ یہ سنتے ہی سب یک ٹک عافہ کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

جی وہ بس ایسے ہی۔۔۔ iam sorry اگر میں نے کچھ غلط کہا ہو تو آپ لوگ پلیز مجھے ایسے نہ دیکھیں اور وہ سب مل کر ہنس دیے۔۔۔ بابا بابا ہم سوچ رہے ہیں کہ تم اتنی سمجھدار کب سے ہو گئی؟ بابا جی!! عافہ نے پیار بھرے غصے سے عثمان صاحب کو دیکھا۔ ویسے سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ خیال ہمارے ذہنوں میں کیوں نہیں آیا؟ علی صاحب نے کہا۔۔۔

اوہو چاچا جان خیال جس کے بھی ذہن میں آیا ہو کیا فرق پڑتا ہے، اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ وہ دونوں مان نہیں رہے۔ یہ کام آپ لوگ مجھ پر چھوڑ دیں توقیر نے مسکرا کر کہا۔۔۔

کل تک ان دونوں کو راضی کرنے کا کام میرا ہے۔ ہیں؟؟؟ کل تک.... آپ کیا کرنے والے ہیں توقیر۔ عافہ نے حیرانگی سے پوچھا۔ یہ تو میں نہیں بتاؤں گا فٹر آل، ایک بزنس مین ہوں اتنا سا کام تو کر ہی سکتا ہوں ایک عمر گزری ہے کلائنٹس کو راضی کرنے میں۔ گھر کے بڑوں نے بھی راضی خوشی یہ کام ان دونوں پر چھوڑ دیا۔۔۔

ہمسم تو محترمہ یہاں کھڑی اکیلی اکیلی چائے سے لطف اندوز ہو رہی ہیں۔ توقیر نے امیر اکو اکیلیہ بالکنی میں کھڑے دیکھا تو کہا۔

جی بھائی آپ سوئے نہیں اب تک امیر انے حیران ہوتے ہوئے کہا، کیونکہ اس وقت گھڑی رات کے دو بج رہی تھی۔ جی بالکل کیوں میں نہیں جاگ سکتا کیا۔ ایسا نہیں ہے میں نے تو بس ایسے ہی پوچھا کوئی کام تھا کیا؟ مس امیر اکام تو ہے، آپ میری اکوتی سالی صاحبہ بھی ہیں اور چھوٹی بہن بھی۔ اس لئے میں اپنے دونوں رشتوں کے حق کا بہترین استعمال کرتے ہوئے آپ سے ایک ریکویسٹ کرنے آیا ہوں اگر آپ مان جائیں تو۔۔۔۔۔

ایسی کیا بات ہے بھائی؟ بات تو آپ جانتی ہیں اور شاید سمجھ بھی رہی ہیں توقیر نے اپنی چائے کے کپ سے ایک چسکی لیتے ہوئے امیر اکو دیکھا۔

اوہ! اب سمجھی۔ دیکھیں بھائی۔۔ دیکھنا میں نے نہیں ہے امیر آپ نے دیکھنا ہے۔ باقی سب راضی ہیں سوائے۔۔۔۔۔

ہمسم مطلب آپ سب چاہتے ہیں کہ میں سولی چڑھ جاؤں۔۔۔۔۔

اس میں برا کیا ہے؟

نہیں برا تو کچھ نہیں۔۔۔

تو پھر جتنا میں آپ کو جانتا ہوں اس حساب سے آپ کی اپنی کہیں کوئی پسند نہیں ہو سکتی۔ اگر ہے تو بتا دیں میں آپ کا پورا پورا ساتھ دوں گا۔ یا آپ میری بات مان لیں یا میں آپ کی مان لیتا ہوں۔

بھائی ہم کزنز ہیں، اچھے دوست ہیں۔ مگر۔۔۔

مگر آپ لوگوں نے کبھی ایسا نہیں سوچا ایک دوسرے کے بارے میں ہے نہ؟ میری بات دھیان سے سنیں اب۔ دیکھیں ایک نہ ایک دن آپ نے بیاہ کر کہیں نہ کہیں تو جانا ہے نا تو اس رشتے میں کیا قیامت ہے؟ آپ ہمیشہ کے لیے اپنے والدین کے پاس رہیں گی۔ ان کا بڑھاپے میں خیال رکھ سکیں گی، آپ سمجھ رہی ہیں نا میں کیا کہہ رہا ہوں؟

ہمسما امیرانے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر باہر دیکھنے لگی۔ رات کا یہ پہر بہت ہی پرسکون تھا رات کا اندھیرا، ہلکی سی ہوا اور ہوا میں مہکتے پھولوں کی خوشبو۔ یہ سب مل کر جسم کے ساتھ ساتھ روح کو بھی سکون بخش رہے تھے۔ بولیں امیرا میں آپ کی بات مانوں یا پھر آپ میری بات مان رہی ہیں؟ توقیر نے پھر سے بات کا آغاز کیا۔۔۔

امیرانے کچھ لمحے توقیر کو دیکھا اور پھر ایک نظر اپنی بالکونی سے نیچے بیٹھے کام میں مصروف زحف کو جو لان میں بیٹھا ہلکی سی روشنی میں کوئی فائل پڑھ رہا تھا۔

ٹھیک ہے بھائی جیسے آپ لوگوں کی مرضی جو آپ کو اور بڑوں کو پسند ہو میں کچھ نہیں بولوں گی۔ یہ کہتے ہی امیرا کی آنکھوں سے چپکے سے ایک آنسو گرا مگر امیرا بھی نہیں جانتی تھی کہ یہ آنسو کیوں، مگر وہ مطمئن تھی کہ اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے اپنوں سے دور نہیں جانا پڑے گا اور وہ زحف کو جانتی تھی کہ وہ اسے کبھی دکھ نہیں دے گا۔

ہاں جی تو ڈاکٹر صاحب کیا کر رہے ہیں؟

ارے آپ؟ آئیے آئیے۔۔۔ سولے نہیں ابھی تک۔ نہیں بس ایک ضروری بات کرنی تھی آپ سے۔۔۔ اگر آپ کو بھی وہی بات کرنی ہے جو عافی نے کی تو آپ لوگ پہلے میرے پوچھ لیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔ مگر اس پر کسی قسم کا دباؤ مت ڈالے گا۔ ارے واہ یا رتم تو بہت سمجھدار نکلے۔ اور رہی بات میری تو وہ راضی ہے میں وہاں سے ہی آ رہا ہوں۔

اوه تو مطلب کہ یہ ساری ذمہ داری ان کے کندھوں پر ڈالے، سب سکون کی نیند سو رہے ہیں سوائے ہم دونوں کے۔ زحیف نے مسکرا کر کہا۔

ہا ہا ہا ہا دو نہیں یا رہم تین۔۔۔ مطلب عافی بھی نہیں سوئی کیا؟

ارے نہیں میری زوجہ سوچکی ہیں آپ اپنی ہونے والی زوجہ محترمہ کے بارے میں سوچیں یہ کہتے ہوئے اس نے اوپر امیر کی طرف اشارہ کیا جو شاید اندر جانے لگی تھیں انہیں دیکھ کر مسکرا دی اور چلی گئی۔

اگلے دن سب ناشتے کی میز پر جمع تھے، کیونکہ توقیر نے صبح جاگتے ہی سب کو خوشخبری سنا دی تھی اس لئے سب شادی کو ڈسکس کر رہے تھے سب کچھ نہ کچھ بول رہے تھے سوائے امیر اور زحف کے۔۔۔

ماما، چچی ہم تیاریاں شروع کرتے ہیں یا ایسا کرتے ہیں کہ کچھ دنوں بعد نکاح کر لیتے ہیں اس کے بعد ایک اچھی سی ریسپشن رکھ لیں گے کیونکہ ہمارے جانے میں بہت کم دن رہ گئے ہیں۔ عافی نے کہا۔

ارے نہیں ایسے کیسے میری اکلوتی بہن کی شادی ہے پروپر طور طریقے سے کریں گے پہلے منگنی نکاح پھر بارات اور ولیمہ۔ صرف خاص خاص لوگوں کو انوائٹ کر لیتے ہیں۔

ٹھیک ہے تو قیر بیٹا شائستہ بیگم سے پوچھنیے وہ کب تک لوٹ رہی ہیں؟ ان کے بغیر تو نہیں کر سکتے نہ۔

نہیں انکل وہ نہیں آ سکتی کیونکہ یہاں سے جا کر ہم تینوں کا عمرہ کا ارادہ ہے، ماما عمرہ کر کے واپس آئیں گی میری بات ہوئی تھی ان سے۔

اوہ اچھا صحیح۔ عثمان صاحب نے کہا

سنو!! تم سے کچھ پوچھنا تھا فری ہو کیا؟ وہ لان میں بیٹھی رات کی تاریکی اور گرم گرم کافی سے لطف اندوز ہو رہی تھی اور نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی جب اسے اس نے بہت پیار سے پکارا۔

ہاں بولو۔۔۔ اس نے دھیے لہجے میں کہا۔

زحرف اپنی چائے کا لگ تھا مے آگے بڑھا اور اس کے سامنے جا بیٹھا۔ اس نے نوٹ کیا کہ ہر وقت شور مچانے والی شوخ سی لڑکی اب بہت سنجیدہ بیٹھی تھی۔ کیا بات ہے تم خوش نہیں ہو کیا؟ دیکھو کسی قسم کے دباؤ کی ضرورت نہیں۔ اس سب سے ہم پہلے اچھے دوست اور کزن ہیں۔ تمہیں ایسا کیوں لگا کے میں خوش نہیں؟ سوال کے بدلے سوال داغا گیا۔ دیکھو کبھی نا کبھی تو ایسا ہونا ہی تھا۔ تم نہیں تو کوئی اور ہوتا۔ میں خوش ہوں کے اپنے گھر میں ہی رہوں گی۔ اور تمہیں بھی اچھے سے جانتی ہوں۔ بس ایسا کبھی سوچا نہیں تو۔۔۔ ہاں اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہے تو تم انکار۔۔۔

میں کیسے انکار کر سکتا ہوں۔۔۔ امیر کی بات مکمل ہونے سے پہلے اس نے ٹوک دیا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

کیا مطلب؟ دیکھو خود ہی اچھے لڑکوں کی طرح بتا دو ورنہ بھولو مت کے میں امیرا ہوں۔ اور بات اگلوانا اچھے سے جانتی ہوں۔ ابھی میں شریف ہوں شریف ہی رہنے دو۔

ہاہاہاہا اچھا، وعدہ کرو ناراض نہیں ہوگی۔

ہسسم اچھا۔ نہیں ہوتی ناراض وعدہ۔ چلو بتاؤ اب۔

وہ دراصل بات یہ ہے کہ پتہ نہیں کب سے مگر میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ یہ بات میں خود بھی نہیں جانتا تھا وہ تو عافی نے احساس دلایا کہ اگر میں اس دن صرف ایک وہم پر کے کوئی تمہیں دیکھا ہے پورا دن تمہارے ساتھ رہا اور وہ مال میں تمہیں اس سے باتیں کرتے دیکھ خود پر قابو نہ پاسکا اور تم پہ غصہ کیا تو ساری عمر کسی غیر کے ساتھ کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ بڑی بڑی باتیں یا وعدے نہیں کروں گا، کہ بعد میں پورے نہ کر سکوں اور تمہیں دکھ ہو مگر اتنا یقین دلا سکتا ہوں کہ تم پر کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا، تمہاری خوشی مجھے میری خوشی سے زیادہ عزیز ہے، تمہاری ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کروں گا۔ ہر طرح سے یقین دلانے کو تیار ہوں کہ تم سے پہلے نہ کوئی لڑکی زندگی میں تھی اور نا ہوگی۔ تمہاری خواہشات اور ضروریات کو اپنا اہم فرض سمجھ کر ادا کروں گا اور کوشش کروں گا کہ کبھی میری وجہ سے تمہاری آنکھیں نم ناہوں۔ زندگی کے کسی بھی مقام پر اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔ دیکھو مجھے غلط مت سمجھنا کہ میں نے کبھی غور نہیں کیا تھا نہ جانتا تھا مگر اب۔۔۔ وہ کسی مجرم کی طرح سر جھکائے بیٹھا تھا۔ کالے کرتا شلوار میں اسکا صاف گورا اور گلابی چہرہ چودھویں کے چاند کو مات دے رہا تھا۔ وہ ایسے بیٹھا بہت دلکش لگ رہا تھا۔

اوہ! تو جناب کو محبت ہو گئی ہم سے۔۔۔ اس نے شوخ انداز میں کہا لہجے میں فخر صاف جھلک رہا تھا۔ وہ اسکی باتیں سن کر مطمئن ہو گئی تھی، اور دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی۔ باقی سب تو ٹھیک ہے مگر میری ایک شرط ہے۔

ہاں بولو مجھے منظور ہے۔

شرط یہ ہے کہ تم مجھے روز چاکلیٹ دلایا کرو گے اور مجھ سے لڑو گے بھی نہیں اچھے بچوں کی طرح رہو گے۔

ہاہاہاہاہا!! ٹھیک ہے پھر تم بھی مجھے بنا منہ بنائے چائے بنا کر دیا کرو گی، نہیں بلکہ میرے آنے سے پہلے اچھی بیویوں کی طرح چائے بنا کے رکھا کرو گی بولو منظور ہے۔۔۔

~~~~~

میں چاکلیٹ جیسی میٹھی وہ چائے جیسا کالا۔۔۔۔۔  
 افسوسف اللہ کیسے ہوگا ہمارا گزارا۔۔۔

امیرا نے مسکرا کر کہا۔۔۔ چاند ان خوبصورت لمحات کا گواہ تھا، جب وہ بہت سے وعدے کر رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ خوشگوار زندگی گزارنے کا فیصلہ کر رہے تھے۔۔۔ رات کی تاریکی ایک خوبصورت سحر کی آمد کا پتہ دے رہی تھی۔

واہ آج تو محترمہ بہت خوش لگ رہی ہیں۔ امیراجو چائے بنانے کے دوران رات کے لمحات سوچ کر مسکرا رہی تھی اچانک سمٹ گئی۔ نہیں ایسا تو کچھ نہیں امیرا نے سنجیدہ انداز میں کہا۔

اچھا پکا ایسا کچھ نہیں؟ عافہ کے لہجے میں شرارت تھی۔ ہائے ربا کیسے یقین آئے گا تمہیں لڑکی؟ امیرا نے اکتائے ہوئے انداز میں کہا۔

عافہ ذرا بات سنئیے گا۔ ٹی وی لائونج میں بیٹھے توقیر نے آواز لگائی۔۔۔

جانیے محترمہ آپ کے سر تاج بلارہے ہیں اور آپ ہم پر کم اور ان پر زیادہ دھیان دیا کریں امیرا نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

اچھا اگر وہ بلارہے ہیں تو اتنا جیلس کیوں ہو رہی، کہتی ہو تو تمہارے بھی ہونے والے سر تاج کو بھیج دیتی ہوں امیرا نے مسکرا کر نظریں جھکا لیں۔ کیونکہ زحفت جو کسی کام کی غرض سے کچن میں آیا تھا دروازے پر ہی کھڑا تھا۔ اللہ اللہ لڑکی کو تو شرمانہ بھی آگیا، اتنی جلدی اتنی ترقیاں۔۔۔ یہ کہہ کر عافہ پیچھے مڑی ہی تھی کہ زحفت کو دیکھ کر انہیں تنگ کرنے کا مزید موقع مل گیا۔ لو آگئے بن بلائے مہمان کی طرح آپ کے ہونے والے سردار جی۔ براہ کرم اب تم جلنا مت۔ میں جاتی ہوں۔۔

ارے تم کہاں جا رہی ہوں عافی؟ اس طرح اچانک واٹ لگنے پر زحفت نے پوچھا۔ کہیں نہیں بس مجھے کباب میں ہڈی بننا پسند نہیں یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔

میر و جلدی کرویا رہم پار لر کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں یہ نہ ہو کہ ہمارے سوا سب ہال میں ہوں اور ہم ابھی گھر ہی۔ عافی پار لر جانے کی کیا ضرورت ہے یا؟ افسو وہ۔ دیکھو تم خاموشی سے کار میں بیٹھو عافہ نے تقریباً اسے کار میں دھکا دیتے ہوئے کہا۔

بہت ہی خوشگوار ماحول میں پہلے رنگ سیریمنی ہوئی اور پھر نکاح پڑھایا گیا۔ امیرا گولڈن پاؤں تک آتے لمبے فراک اور لال دوپٹے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ زحفت نے بھی سفید کرتا شلوار اور گولڈن کام والی واسکٹ زیب تن کی ہوئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی آسمانی جوڑا راستہ بھٹک کر زمین پر آ گیا ہو۔ دونوں ایک ساتھ پرفیکٹ لگ رہے تھے

عافہ میں کیا سوچ رہا ہوں؟ توقیر نے واپس آتے ہوئے بہت ہی گہری سوچ کے بعد کہا۔ جی بتائیں ویسے اللہ کا شکر ہے آپ ہوش میں آ گئے کہ آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے۔ ہائے ایسے کیوں کہ رہی ہیں آپ؟ ایسا نہ کہوں تو کیا کہوں، دیکھیں پورا فنکشن آپ نے میری تعریف نہیں کی۔ مطلب کہ میں آپ کو یاد بھی نہیں۔۔۔ عافہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ ارے نہیں یا ایسا نہیں ہے کہ آپ ہمیشہ مجھے یاد رہتی ہیں وہ بس جلدی میں کام بہت تھا تو دھیان ہی نہیں گیا اس طرف۔

اچھا چلیں خیر چھوڑیں بتائیں کیا کہہ رہے تھے آپ؟

میں سوچ رہا ہوں کہ ہمارا تو کوئی پری ویڈنگ سرپرائز ڈنر نہیں تھا، کیوں نہ ہم بڑے ہونے کے ناٹے ان کے لیے یہ ڈنر پلین کریں۔ اب وہ آفیشلی میاں بیوی ہیں تو ایک ڈنر تو بنتا ہے۔ کیا خیال ہے آپ

کا؟

ہمسلم۔ خیال تو اچھا ہے مگر اب ٹائم ہی نہیں رہا۔ عافہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

ارے ٹائم کیوں نہیں ہے کل مہندی کے فکشن کے بعد ہم کر سکتے ہیں۔

و ایسے سوچا جاسکتا ہے اس بارے میں

عافی کہاں لے کر جا رہی ہو تم نے مجھے چیلنج بھی نہیں کرنے دیا امیر ابھی تک مہرون ویلیوٹ کی کرتی اور جاوا وار کے شرارے میں ملبوس تھی اور اتنی رات کو اکیلے۔۔۔۔۔

اے اللہ! کتنا بولتی ہو تم صحیح کہتا ہے زحف۔۔۔ بنا ریوٹ کے سپیکر ہو تم جب ایک دفعہ شروع ہو

جاؤ تو بند ہونا بھول جاتی ہوں۔ بس پانچ منٹ چپ کر کے بیٹھ جاؤ۔

ہممم۔۔۔۔۔ باقی کا سفر خاموشی سے گزرا۔

لو آگئی ہماری منزل عافی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

ہائے رہا!! لڑکی تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا اتنی رات کو ایک سنسان جگہ پر آ کے کہہ رہی ہو کہ ہم پہنچ گئے۔ امیرا تقریباً گرجی تھی۔

میرو خاموشی سے نیچے اتر جاؤ اور آگے چلتی جانا اور پلیز مزید کوئی سوال نہیں۔

کیا مطلب میں اکیلی؟؟ نہیں بابا میں نہیں جاؤں گی۔

میری جان آپ نیچے اتر جائیے نہیں تو قسم سے میں تمہیں دھکا دے دوں گی اور خود واپس چلی جاؤں گی۔ اچھا دیکھو مجھ پر یقین ہے نا تمہیں بتاؤ؟ عافی نے ہاتھ کے پیالے میں اس کا چہرہ تھاما تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔ تو بس چلی جاؤ کچھ نہیں ہوگا۔

www.urdu novels mania

پکا کچھ نہیں ہوگا؟ وہ جیسے تصدیق چاہتی تھی۔  
عافہ نے نفی میں سر ہلایا اور وہ کار سے اتر کر آہستہ آہستہ چلنے لگی اور منہ میں کوئی ورد کرنے لگی۔ اتنے میں کار واپس چلی گئی۔

اس نے خود کو مضبوط کیا اور آگے قدم بڑھائے۔ جہاں جہاں سے وہ گزر رہی تھی وہاں وہاں سے رستے پر رکھے چراغ جلتے گئے اور راستہ روشن ہوتا گیا اسے کچھ تسلی ہوئی اور اندازہ بھی کہ یہ سب کیا ہو

رہا ہے۔ وہ مزید آگے بڑھی تو کسی نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھے وہ کچھ پل کو تو سہم گئی مگر پھر کلون کی جانی پہچانی خوشبو سونگھ کر مسکرا دی۔۔۔۔۔

تم کبھی کوئی سیدھا کام مت کرنا۔ امیرانے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔

ہا ہا ہا تمہیں کیسے پتا کہ یہ میں ہوں؟ وہ قدرے حیران ہوا۔

ہا ہا ہا بس دیکھ لو۔ اور وہ دونوں مزید آگے بڑھے تو دور ایک جگہ پر ایک ٹیبل مختلف رنگوں کی لائٹس اور پھولوں سے سجا ہوا تھا۔ کھلے آسمان تلے یہ سب بہت رومینٹک لگ رہا تھا امیرانے کبھی نہیں سوچا تھا کہ زحف ایسا بھی کر سکتا ہے۔

تم اتنے رومینٹک کب سے ہو گئے، ویسے ایک ڈاکٹر نہیں بلکہ ایک سٹرا ہوا ڈاکٹر اور اتنا رومینٹک۔۔۔

بس دیکھ لو تمہارے عشق نے کیا سے کیا بنا دیا۔ زحف نے فلمی انداز میں کہا۔

زیادہ ہیر و گری مت کرو، سچ سچ بتاؤ آئیڈیا کس کا تھا؟

ظالم لڑکی کبھی میرے بارے میں بھی اچھا سوچ لیا کرو۔ ویسے آئیڈیا تو قیر کا تھا مجھ سے عافی نے شیر کیا کہ ایک پری ویڈنگ ڈنز ہونا چاہیے۔ باقی یہ سب میرا پلین ہے کہ ڈز کیسا ہو اور کہاں ہو۔۔۔ بتاؤ کیسا لگا

؟

کمال۔۔۔

کیا یہ کمال صاحب کہاں سے آگئے؟

بدھولڑ کے کمال کا ارتجمنٹ ہے یہ کہا میں نے۔

اوہ اچھا مجھے لگا کہ شاید یہ محترم رنگ میں بھنگ ڈالنے ٹپک گئے ہیں۔ زحف نے برا سامنہ بنا کر کہا۔

اچھا رکو میں آتا ہوں۔۔۔ یہ کہہ کر وہ جانے لگا تھا۔

اوائے، اوائے تم کہاں جا رہے ہو مجھے اکیلا چھوڑ کر مجھے نہیں پتا تم کہیں نہیں جاؤ گے۔ امیر تقریباً اس سے لپٹ گئی تھی۔

ہائے صدقے جاؤں۔ زحف نے بھی اسے بازو کے حصار میں لیا اور بہت ہی پیار سے کہا۔

پہلے تو اسے سمجھ نہیں آئی مگر جیسے ہی سمجھے وہ ذرا سا کسمسائی۔ چھوڑو مجھے۔ اس نے دھیمی آوازیں احتجاج کیا۔

اگر نہ چھوڑوں تو؟ زحف نے دائرہ مزید تنگ کیا۔

زحف چھوڑ دو نہیں تو۔۔۔



نہیں تو کیا؟ وہ بھی جیسے بسند تھا۔

نہیں تو میں شور مچا دوں گی جب اسے کوئی راہ نظر نہ آئی تو اس نے بھی بنا سوچے ہی کہہ ڈالا۔۔۔

اچھا چلو مچاؤ۔ کیا کہو گی کہ میرا شوہر یہاں میرے ساتھ رومنٹک ڈیٹ منا رہا ہے۔ اس کے لہجے میں شرارت تھی۔ کیا کہا شوہر؟؟؟

جی بالکل محترمہ، آپ شاید بھول رہی ہیں کہ ابھی دو دن پہلے ہمارا نکاح ہوا ہے۔

ہائے اللہ زحمت چھوڑ دو پلیز اس کی آواز کا شر میل اپن زحمت کو بے قابو کر رہا تھا۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے جناب، گستاخی معاف۔ اس نے جلد ہی خود کو سنبھالا اور ذرا دور ہٹا۔

امیرانے نظریں جھکا لیں، شر میل اپن اس کی گلابی رخساروں سے عیاں تھا۔

سنو چلیں اب؟ زحمت کو خود کو دیکھتے پا کر اس نے جلدی سے کہا۔

ہمسسم چلیں جناب و گرنے آپ نے شرما شرما کر آدھی رہ جانا ہے، یہ نہ ہو کہ بارات تک میری دلن غائب بھی ہو جائے اور میں اکیلا سٹیج پر نظر آؤں۔ اور سب کو بتاتا پھروں کہ وہ شرما شرما کر ہی آنکھ سے اوجھل ہو چکی ہیں۔ اور میں سب کو تمہارا غائبانہ تعارف کرواتا پھروں۔۔۔۔۔

امیرا تم ریڈی ہونہ؟ دیکھو بالکل بھی گھبرا نا مت وہ لوگ بس پہنچنے ہی والے ہیں میری توقیر سے بات ہوئی ہے ابھی۔ اگر پانی وغیرہ چاہیے تو بتا دو عافہ نے برائیدل روم میں آتے ہی پوچھا۔

نہیں میں ٹھیک ہوں تم بس میرے ساتھ رہنا۔ امیرا نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ہاں ہاں میری جان میں ساتھ ہی ہوں ویسے تمہیں اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم لوگوں کی اچھی انڈر سٹینڈنگ ہے بچپن سے جانتے ہو۔

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

کمرہ گلاب کے پھولوں اور پتیوں سے سجا ہوا تھا وہ پہلے بھی بہت دفعہ اس کمرے میں آچکی تھی مگر آج اسے ایک نیا احساس ہوا آج وہ اس حق سے داخل ہوئی تھی کہ اب یہ کمرہ اس کا بھی ہے۔ دروازہ کھلتے ہی مہکتے پھولوں کی خوشبو نے اس کا استقبال کیا۔ وہ اکیلے بیٹھ کر بیٹھے عجیب و غریب خیالات سے دوچار ہو رہی تھی جب دوبارہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور اس کی ہارٹ بیٹ تیز ہو گئی۔ کافی ٹائم کمرے

میں خاموشی چھائی رہی جسے پھر زحف نے توڑا۔ ویسے تم خاموش بھی اچھی لگتی ہو، اور یہ روپ آج دیکھنے کو ملا۔ امیرانے اسے صرف ایک نظر دیکھنے پر اتفاق کیا۔ یہ لو تمہاری منہ دکھائی۔ افسوہ، سٹوپڈ پہلے گھونگھٹ اٹھاتے ہیں۔

سوری، پہلی دفعہ ایسا ہو رہا ہے نہ اس لئے پتہ نہیں چلا۔۔۔

ہاں تمہارا ہی پہلا ایکسپیرینس ہے میرے پاس تو جیسے پچاس سالوں کا تجربہ ہے۔ آخر امیرانے گھونگھٹ اٹھا کر ایک نظر زحف کو دیکھا۔

زحف یہ کیا ہے؟ منہ دکھائی میں صرف ایک چاکلیٹ وہ بھی 20 روپے والی۔ امیرا غصے سے لال پیلے ہو چکی تھی ابھی کچھ وقت پہلے کی خاموشی اور مروت بھلائے ہو تقریباً چینی تھی۔

www.urdu novelsmania.com

ہاں تو اور کیا چاہیئے ویسے بھی قیمت کی کوئی وقعت نہیں ہوتی دینے والے کے دل کو دیکھنا چاہیئے۔

ہاں بہت ہی کوئی شودہ اور چھوٹا دل ہے تمہارا جانتی ہوں۔ وہ بھی امیرا تھی کہاں خاموشی سے ظلم سہتی۔

اچھا چلو دل کو چھوڑو خلوص کو دیکھنا چاہئے اس کا سر پر بھی تمہیں میٹھا لگے گا، نہیں یقین تو کھا کر دیکھ لو بہت ہی خلوص سے دی ہے تمہیں پورے بیس روپے خرچ کیے ہیں۔۔

زحف تم تم۔۔۔ جاؤ مجھے نہیں بات کرنی تم سے اور پھر گھونگھٹ اور کر بیٹھ گئی۔

ہا ہا اچھا یہ لو اس نے جھک کر دراز سے کچھ نکال کر کہا۔

مجھے نہیں چاہیے امیرانے بغیر دیکھے کہا۔۔

اچھا یا سوری۔ دیکھو میں کانوں کو ہاتھ لگاتا ہوں۔

نہیں رہنے دو اس دفعہ بھی کوئی فضول مذاق ہوگا۔۔۔

اس دفعہ پکا میں سیریس ہوں کوئی فضول مذاق نہیں ہے۔ زحف نے آرام سے کہا۔

امیرانے آہستہ سے گھونگھٹ اٹھایا۔ لال اور سنہری کاغذیں لپٹا کوئی ڈباتھا۔ امیرانے ایک نظر اسے دیکھا اور ایک نظر ڈبے کو۔

زحٰف نے آنکھوں سے اسے لینے کا اشارہ کیا تو اس نے لے لیا اور کھولنے لگی۔

ڈھکن اٹھاتے ہی وہ توجیسے سکتے میں چلی گئی۔ زحٰف ۔۔۔۔ لفظ ادا کرنے کے لئے مشکل ہو گئے تھے۔ یہ۔۔۔۔

تمہیں بہت پسند تھا نا یہ مگر پھر تم لوگ چھوڑ کر آ گئی تھیں۔ یقین جانو بہت خوبصورت لگ رہا تھا اس دن تم پر یہ۔۔۔۔

تمہیں کیسے پتا تم تو نہیں تھے تب، تم تو خود کی شاپنگ کر رہے تھے۔۔۔۔ امیرا کا انداز ابھی بھی حیرانگی والا تھا۔

یہ وہی فیروزہ پتھر کا سیٹ تھا جو اس دن وہ اور عافہ پرائس ٹیگ دیکھ کر چھوڑ آئے تھے۔ اور زحٰف نے خرید لیا تھا۔ وہ ایک دن دوبارہ لینے کی غرض سے گئی تھی مگر معلوم ہوا کہ وہ بک چکا ہے اسے ایک آدمی لے گیا۔ اب اسے اس لڑکی پہ رشک ہوا تھا جس کے لیے وہ سیٹ لے جایا گیا تھا۔ کہ اس لڑکی کا شوہر کتنا پیار کرنے والا ہوگا۔ مگر وہ لاعلم تھی کہ وہ لڑکی وہ خود ہے اور اتنا پیار کرنے والا شوہر اس کا اپنا ہے۔ ایک مرتبہ دوبارہ دل میں اللہ کا شکر ادا کیا اور زحٰف کو دیکھنے لگی وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

چاند ایک بار پھر ایک خوبصورت جوڑے کی خوشیاں اور ملن کا گواہ بن رہا تھا۔ وہ ایک بار پھر دو دلوں کے ملاپ پر خوش ہو رہا تھا اور اپنی پوری آب و تاب سے پیار کی روشنی بکھیر رہا تھا۔۔۔۔۔

\*\*\*ختم شد\*\*\*

